إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ (15-95)

خلاصہ: اے رسول ہم ہی کافی ہیں آپکی توہین کرنے والوں کے مقابلہ میں۔

خدا کرے کوئی موسیٰ ادھر بھی آنکلے
کوئی تو طور جلائے بڑا اندھیرا ہے
(جانباز مرزا)

توہین رسالت نامی قوانین سے اسپین کی تاریخ دہرائی جارہی ہے

بقلم: عزیز اللہ بوہیو

سندھ ساگر اکیڈمی نوشہرو فیروز سندھ

إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ (15-95)

خلاصہ: اے رسول ہم ہی کافی ہیں آپکی توہین کرنے والوں کے مقابلہ میں۔

خدا کرے کوئی موسیٰ ادھر بھی آنکلے
کوئی تو طور جلائے بڑا اندھیرا ہے

(جانباز مرزا)

توہین رسالت نامی قوانین سے اسپین کی تاریخ دہرائی جارہی ہے

بقلم: عزیز اللہ بوہیو

سندھ ساگر اکیڈمی نوشہرو فیروز سندھ

علم وحی کے رد میں یونان کے حکماء نے قبل مسیح جو علم تصوف ایجاد کیا تھا (22/52) ان کے پیروکاروں نے جنابؐ خاتم الانبیاء کے زمانہ نبوت سے ختم نبوت کو توڑنے کی خاطر ردِ قرآن کے لئے جو علمِ روایات ایجاد کیا تھا آج تک اسلام کا تعارف بجائے قرآن کے ان کی چھاپ سے چلایا جارہا ہے جس کی اختراعات میں سے آلِ رسول کا شعبدہ بھی ایک اہم ہتھکنڈہ ہے ان صوفیاء کی مخفی عالمی کانفرنس ترکی کے گستم پوخ مقام پر ہوئی جس میں صوفیاء کے قطب الاقطاب نے اپنی صدارتی تقریر میں اس جعل سازی کا فخریہ اعتراف کیا ہے قارئین اسے ملاحظہ فرمائیں (بحوالہ کتاب گستم پوخ مرتب راشد شاز دہلی۔ یہ کتاب انٹرنیٹ پر موجود ہے)

کانفرنس کی آخری تقریر

اب باری تھی قطب الاقطاب کی۔ سلام وصلوٰۃ کے بعد وہ کچھ اس طرح گویا ہوئے:

عزیزانِ من! اہل بیت اور سنت کا خادم آپ سے مخاطب ہے۔

ان کے اس پہلے ہی جملے پر تائید و اثبات کا وہ شور بلند ہوا کہ خدا کی پناہ۔ یا غوثاہ، یا غوثاہ، یا قطب الاقطاب کی صداؤں سے دیر تک مجلس گونجتی رہی۔ شور تھما تو انھوں نے باقاعدہ اپنے صدارتی خطبہ کا آغاز کیا۔ فرمایا! گستم پوخ کے اس اجلاس میں آپ حضرات کی شرکت پر میں صمیم قلب سے آپ تمام لوگوں کا شکریہ ادا کرنا اپنا فریضہ منصبی جانتا ہوں۔ میں اپنے اقطاب واعوان کا بھی شکرگزار ہوں کہ انھوں نے کمال صفائی اور بڑی بے تکلفی کے ساتھ کلیدی خطبے پر تصویب وتائید اور تنقید وتجزیہ کا اظہار فرمایا۔ ایک بڑی ہیکل تنظیمی میں اختلاف فکر ونظر کا پایا جانا ایک صحت مند علامت ہے۔ اس سے ہمیں مختلف تناظرات کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ امید ہے کل کے اطلاقی جلسوں میں آج کی یہ گفتگو مشعل راہ کا کام انجام دے گی۔ دل چھوٹا نہ کیجیے۔ اہل بیت کے خادموں کو چیلنجز تو ہر دور میں پیش آئے ہیں۔ سقوط قاہرہ ہو یا سقوط الموت، عباسی بغداد کا زوال ہو یا ملتان کی ولایت کا خاتمہ ہم نے بحران کے ہر لمحہ میں کام کا نیا میدان ڈھونڈ نکالا ہے۔ ذرا غور کیجیے! کیا کسی کے حاشیہ خیال میں بھی یہ بات آتی تھی کہ امویوں کی باجبروت حکومت کا تختہ الٹا جاسکتا ہے۔ ہم نے اس کام کے لیے ایک طرف تو آل عباس کے علم کو ایستادہ کیا اور دوسری طرف شمالی افریقہ سے آلِ فاطمہ کے چاہنے والوں کو منظم کر کے قاہرہ میں لا بٹھایا۔ عین عباسی سرپرستی میں آل بویہ کے پھلنے پھولنے کا موقع فراہم کیا۔ تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ عباسی، فاطمی اور اموی تینوں متبادل خلافتیں بالآخر ہمارے افکار ونظریات اور عزائم کا توسیعہ بن گئیں۔ اور جب سیاسی نظام کو سنبھالنا ہمارے لیے ممکن نہ رہا تو ہم نے روحانی خلافت کے تاروپود تیار کیے۔ دیکھتے دیکھتے درپردہ ایک ایسی غیر محسوس ہیکل حاکمیت قائم کردی کہ اس کے اثر سے اب دنیا کا کوئی خطہ اور مشرق ومغرب کی کوئی حکومت پوری طرح آزاد نہیں۔

عزیزان من! قرآنِ مجید کی دعوت نسل پرستی کے سخت مغائر ہے یہاں تک کہ قرآن مجید رسول اللہ کی اولاد نرینہ کے وجود سے بھی انکاری ہے۔ اس کا موقف ہے کہ محمد تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں، لیکن ہماری ہمت کی داد دیجیے کہ ہم نے نہ صرف یہ کہ آل رسولؐ کا فلسفہ گھڑا، ذریت رسولؐ کی فضیلت کا پرشور پروپیگنڈہ کیا بلکہ علیؑ کی فاطمی اولاد کو رسول اللہ کے نسلی جانشین کی حیثیت سے پیش کردیا۔ ہمارا پروپیگنڈہ اتنا پرشور تھا کہ جمہور عوام نے

(بقایا سرورق کے صفحہ۳ پر پڑھیں)

نیو ورلڈ آرڈر کی معنیٰ؟

قرآن کو اگر صفحہ ہستی سے نہیں ہٹایا جا سکتا تو کم سے کم اسکے نام لیوا مسلمانوں کا ہی خاتمہ کیا جائے!

توہین رسالت نامی قانون ملک کی پاور فل پیشوائیت نے سابق وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو سے اسکے عرصہ اقتدار میں اضافہ کرنے کی لالچ دیکر اس سے منظور کرایا تھا، اس قانون کو انگریزی میں بلاسفیمی لا، کہا جاتا ہے۔

لفظ رسالت مصدری صیغہ ہے اسکی معنیٰ بنتی ہے رسالت کا پیغام جو کہ کتاب قرآن حکیم ہی ہے۔ اسلامی قوانین کے مسائل حیات صرف قرآن سے لئے جانے کا دور صرف بنوامیہ کے دور اقتدار تک رہا، انکے زوال کے بعد عباسی خلافت کے قیام سے لیکر تاہنوز مذہبی پیشوائیت نے قرآن کو زندہ لوگوں کے لئے قوانین عدالت کے بجاء مردہ لوگوں کے ایصال ثواب کی خاطر صرف پڑھنے کی کتاب قرار دیا ہوا ہے سو ایسی مذہبی قیادت خود توہین رسالت کی مرتکب ہے، ثبوت کے لئے انکی فقہ کی کتابوں خواہ وہ اہل سنت کی ہوں یا اہل شیعت کی ہوں یا اہل حدیثوں کی روایات ہوں کو دیکھا جائے جو سب کی سب خلاف قرآن مسائل سے ٹمٹار ہیں۔ کسی کو اعتبار نہ آئے تو وہ بازار سے انکی فتاوی اور روایات کی کتابیں خرید کر پڑھے جن میں مسائل حیات کے لئے صرف اور صرف امامی علوم کے حوالے ملیں گے۔ دینی قوانین کے لئے قرآن کے حوالہ جات نہ کتاب فتاوا دارالعلوم دیوبند میں ملیں گے اور نہ ہی کتاب فتاوا احمد رضا خان میں ملیں گے نہ ہی اہل شیعت کی کتاب اصول کافی اور من لایحضرہ الفقیہ میں ملیں گے۔ میں نے لفظ رسالت کی معنیٰ خود کتاب قرآن حکیم بتائی اور منکرین قرآن، موجودہ مذہبی قیادت کو ٹھہرایا ہے لیکن ساتھ میں اس مذہبی قیادت کے لئے میں یہ بھی دعوی سے کہتا ہوں کہ یہ لوگ توہین رسالت (قرآن) کے ارتکاب کے ساتھ ساتھ جناب خاتم الانبیاء علیہ السلام کی ذات اقدس کی توہین کے بھی مرتکب ہیں جو انکی کتاب بخاری میں جناب رسول اللہ کو معاذ اللہ غیر عورتوں کے ساتھ ممنوع حالت میں دکھایا گیا ہے

اور جناب رسول علیہ السلام کو انکے حدیثی امام بخاری نے بتوں کی تعظیم میں سجدہ کرتے ہوئے دکھایا ہے نیز بخاری اور امام زہری نے جناب رسول علیہ السلام کو آگ کی پوجا کرتے ہوئے بھی دکھایا ہے حوالہ جات اس کتاب کے آخری مضمون "فریاد" میں ملاحظہ کئے جائیں۔

سو یہ قانون توہین رسالت نامی اصل میں ملک پاکستان کے اندر عالمی سامراج کی آلہ کار مخالف قرآن مذہبی قیادت نے اپنے غیر ملکی ان داتاؤں کے حکم سے نافذ کرایا ہے جس سے مذہبی پیشوائیت کی فتواؤں سے مسلم لوگوں پر توہین رسالت کے الزامات لگا کر انہیں سزاء قید اور پھانسی کی سزائیں دلائی جائیں پھر آگے چل کر ایسے واقعات اور مثالوں کی بہتات سے مسلم لوگ تنگ آکر مجبور ہو کر اسلام کو چھوڑ کر عیسائی بنجانے میں اپنی عافیت اور پناہ حاصل کر سکیں گے اور کم سے کم عالمی سامراج کے اسی فارمولے سے انڈونیشیا اور سوڈان کی جہادی تنظیموں سے تنگ آکر جو لوگ وہاں عیسائی بنے تھے انکی طرح ریفرینڈم کے ذریعے جو جدا عیسائی ملک مشرقی ٹیمور کے نام سے دلایا گیا ہے وہ انکو یہاں پاکستان میں بھی ریفرینڈم کے ذریعے جدا عیسائی مملکت بنوا کر دے، گا جس عیسائی ملک میں کم سے کم توہین رسالت جیسا قانون تو نہیں ہو گا۔ نیز عالم نصرانیت کے کیتھولک فرقہ کے پیشوا جان پوپ پال بنی ڈکٹ نے جو کہا تھا کہ اکیسویں صدی دنیا میں عیسائیت کے غلبہ کی صدی ہو گی۔ سو اسکی پیش گوئی کو بھی پاکستان میں رائج کرائے ہوئے قانون توہین رسالت سے تقویت ملے گی جو قانون خالصتاً خلاف قرآن ہے کیونکہ قرآن کا اعلان ہے کہ کسی کے اوپر ایمان لانے کے لئے جبر نہ کرو۔

وَقُلِ الْحَقُّ مِن رَّبِّكُمْ فَمَن شَاءَ فَلْيُؤْمِن وَمَن شَاءَ فَلْيَكْفُرْ إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ نَارًا أَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا (18-29) کہدیجئے کہ آپ کے رب کی طرف سے حق کے قوانین آچکے پھر جو چاہے ایمان لے آئے اور جو چاہے کفر اختیار کرے ظالموں کے لئے ہم نے آگ تیار کر رکھی ہے جس کے ساتھ ان کو گھیرے میں لے رکھیں گی اسکی قناتیں۔

إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ (15-95) ہم آپکی توہین اور تضحیک کرنے والوں کے لئے کافی ہیں۔ یہ آیت کریمہ صاف طریقہ سے سمجھا رہی ہے کہ دنیا کے اندر ہم قرآن حکیم

کے قوانین کو ماننے کے لئے کوئی حکومتی لاٹھی اور جبر استعمال کرانا نہیں چاہتے ہم ہر ایک کو سوچ اور فکر کی آزادی دیے کر کھلے بندوں یہ اعلان کر رہے ہیں کہ فَمَن شَاءَ فَلْيُؤْمِن وَمَن شَاءَ فَلْيَكْفُرْ (18-29) جسکا جی چاہے ایمان لائے جس کا جی چاہے کافر بنے ہم تو قرآن کے لئے بھی کہہ رہے ہیں کہ اس پر بھی آنکھیں بند کر کے بہرے اور اندھے ہو کر نہ گرو(73-25)۔

توہین رسالت نامی قوانین سے اسپین کی تاریخ دہرائی جارہی ہے

سامراج کی قرآن کو دنیا سے ختم کرنے کی آخری اسکیم

قرآن حکیم کے فلسفہ معیشت سے خائف عالمی سامراج سرمایہ دار اور جاگیر دار نزول قرآن کے زمانہ سے لیکر آج تک اس کتاب الٰہی کو صفحہ ہستی سے مٹانے کیلئے مسلسل قیامت خیز فتنے برپا کرتے آرہے ہیں جن کا تفصیل نہایت ضخیم کتاب تیار کرنے سے ہی پیش کیا جاسکے گا۔ انکی قرآن دشمنی کی مساعی دو قسم کی رہی ہیں ایک میدان جنگ سے متعلق دوسری مسلم امت کے اندر سے اسکی علمی دنیا میں دام ہمرنگ کے طور پر خلاف قرآن علوم کی ترویج جو احادیث رسول اور امامی فقہوں کے لیبل میں امت مسلمہ کی درسگاہوں میں بجاء قرآن کے پڑھائی جاتی ہیں، یہ اسکیمیں امت کے فتوی گھروں اور درسگاہوں میں دینی علوم کے نام سے زوال بنو امیہ کے بعد بنو عباس کے دور سے تاہنوز چلی آرہی ہیں انکا یہ دوسرا قسم امت کے لئے آج کے ایٹم بم سے بھی زیادہ مہلک اور خطرناک ثابت ہوا ہے۔ سوچنے کی بات ہے کہ بنو عباس کے دور میں جو علوم قرآن کی جگہ براجمان کئے گئے بعینہ وہی علوم انکے زوال کے بعد بھی خلافت عثمانیہ کے زوال 1923ع تک یا آج کے دور تک بھی جاری ہیں جن علوم کا تعلق مسلم امت کی دنیاوی حکمرانی اور امت کی سیاسی قیادت اور استحکام کے ساتھ دور کا بھی واسطہ نہیں ہے ان یہود مجوس اور نصاریٰ کے امامی دانشوروں کے علوم روایات اور فقہوں میں نظریہ اعلاء کلمۃ اللہ، فلسفہ قرآن اور روح قرآن کو ذبح کیا گیا ہے وہ

اسطرح کہ قرآن حکیم میں غلام سازی پر مکمل بندش عائد کی گئی تھی (8-67) (47-4) (6-164) جسکو حدیث سازوں اور فقہ ساز اماموں نے آکر جائز بنایا، قرآن حکیم نے معاشی معاملات میں ذاتی ملکیت کا انکار کر کے اصل مالک اللہ کو بتا کر لوگوں کے اندر برابری کے بنیادوں پر وسائل رزق کی تقسیم کا قانون بتایا(41-10) (16-71) جو لوگ اپنی ذہنی فراست اور مہارت سے زیادہ کمانے کا ہنر رکھتے ہوئے زیادہ کما جاتے ہیں اور انکے مقابلہ میں سادہ عقل والے اپنی ضروریات کے مطابق بھی نہیں کماسکتے تو اللہ پاک نے مساوات قائم رکھنے کیلئے زیادہ کمانے والوں سے انکی ضروریات سے فاضل مال لیکر ناداروں کو دینے کا حکم بھی دیا ہے (16-71)۔ مطلب کہ قرآن حکیم کے ایسے عبقری قوانین دنیا کے استحصالی لٹیروں کو راس نہیں آرہے تھے اسی وجہ سے انہوں نے مسلم امت کے اوپر اپنی تیار کردہ مذہبی پیشوائیت اور سیاسی قیادت بنو عباس سے لیکر تاہنوز کاسہ لیس اور لے پالک مسلط کی ہوئی ہے جس کے ثبوت کے لئے یہ کہنا ہی کافی ہے کہ ہاتھ کے کنگن کو آرسی کی کیا ضرورت ہے، تاہم بھی عرض ہے کہ عالمی سامراج کے حکم پر حکومت سعودی، مصر حکومت، کویت اور حکومت پاکستان میں لاہور کے رشدی اہل حدیثوں نے اب تک بیس بائیس سے زائد لفظی اور حرفی ملاوٹ کے الگ الگ قرآن تیار کئے ہیں جن میں سے سعودی حکومت کے مجمع ملک فہد کا تیار کردہ ایک تحریفی نسخہ البوزی کے نام سے نیٹ پر موجود ہے جس کے بارہ عدد تحریفی مثالوں پر میں نے کتاب بنام "قرآن پر حملہ" بھی لکھی ہے جن تحریفات سے قرآن کی معانی ہی بگڑ گئی ہیں۔

میں اس سعودی حکومت کے تیار کرائے ہوئے البوزی قرآن کو پڑھنے کے بعد اتنا کہہ سکتا ہوں کہ اسکا تلفظ اور ادائگی ہی پڑھنے والوں کے لئے نہایت مشکل معلوم ہوتی ہے جس میں قرآن کے اصل نسخہ محمدی جیسی پڑھنے میں روانی نہیں ہے اسی سے میں قرآن کے اصل نسخہ محمدی کا کمال سمجھتا ہوں کہ وہ واقعی وحدہ لاشریک کتاب ہے جسکی حفاظت اللہ کے

ذے ہے (9-15)۔ قرآن دشمن سرمایہ داروں کو مصر کا ایک بکاؤ مال خوش الحان قاری باسط
کرایہ پر ملگیا تھا جسکو مافیائی سرمایہ داروں نے ملکوں ملکوں دورے کرا کے تحریفی قراءت کی
تحریفی تلاوت لوگوں کو سنائی جو مالك یوم الدین کو ملك یوم الدین پڑھتا تھا اور والنجم اذا
ھویٰ کو اذا ھوے کر کے پڑھتا تھا، اسی طرح ماضل صاحبکم وماغویٰ کو وماغوے کر کے
پڑھتا تھا اور وماینطق عن الھویٰ کو عن الھوے کر کے پڑھتا تھا اس بکاؤ مال قاری باسط کو
سامراجی سیٹھ لوگوں نے بہت پیسے دیئے، اسنے قاہرہ شہر میں بڑے پلازے بنائے بالآخر وہ
ذلت کی موت مرا۔ میں رشدی، سعودی اور روایات پرست قرآن دشمنوں کو خبردار
کرتا ہوں کہ

تو مشو مغرور بر حلم خدا
دیر گیرد سخت گیرد مرترا

بہرحال عالمی سامراج نے دنیا کے صفحہ ہستی سے قرآن کے متن اور ٹکسٹ کو
مٹانے اور ہٹانے کی خاطر جتنی بھی ان گنت اسکیمیں میدان میں لائی ہیں ان سب کے باوجود
متن قرآن اللہ کی حفاظت کے اعلان کے مطابق محفوظ ہے سلامت ہے، ساتھ ساتھ
استحصالی سرمایہ داروں کو باقائدہ یہ بات بھی معلوم ہے کہ کارل مارکس کو لندن کی جنرل
لائبریری میں بیٹھ کر ذاتی ملکیت کے انکار کے فلسفہ معیشیت پر مشتمل کتاب "داس
کیپیٹال" تیار کرنے میں مدد لائبریری میں موجود علم وحی کی کتابوں سے ہی ملی ہے، میں کہا
کرتا ہوں کہ اچھا ہوا کہ مارکس نے انکے حوالہ جات کو اپنی کتاب کے اندر تائید میں نہیں لایا
ورنہ لینن کے انقلاب لانے سے پہلے مذہبی پیشوائیت کتاب "داس کیپیٹال" کا تیاپانچا کر
دیتی جس طرح کہ انہوں نے انبیاء علیہ السلام کی کتابوں کی ستیاناس کر دی تھی (بحوالہ
سورت الحج آیت نمبر 52)۔

سامراجی دانشوروں کی مسلم امت کو بیوقوف بنانے کی چالیں

پہلے پہل تو انکے تیار کرائے ہوئے علم حدیث میں بتایا گیا ہے کہ جناب رسول کو
نبوت عطا ہونے کی پہلی وحی ملی تو وہ سمجھے ہی نہیں کہ اسکے ساتھ کیا ماجرا ہونے والی ہے اور
ڈرتے ہوئے گھر آکر اپنی بیوی کو کہا کہ مجھے لحاف میں چھپاؤ پھر اسکی بیوی اسے اپنے چچازاد
بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئی جو عیسائی مذہب کا تھا تا کہ ماجرا سنکر بتائیں کہ اسے کیا ہوا
ہے!؟ اسنے کہانی سنکر بتایا کہ آپ تو نبی بن گئے ہیں، اب تجھ پر ایسا وقت بھی آئیگا جو کے
والے تیرے ساتھ لڑیں گے یہ قریش لوگ کہیں آپکو جلاوطن نہ کردیں، میں ان دنوں تک
اگر زندہ رہا تو آپکی مدد کروں گا!!! پھر جناب رسول کے ساتھیوں کے متعلق قرآن حکیم نے
جو سرٹیفکیٹ دیا کہ یہ لوگ کفار کے مقابلہ میں تو سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں لیکن آپس میں
محبت کی وجہ سے رحیم و کریم ہیں، شیر وشکر ہیں (29-48) اسکے باوجود فری میسن کے گاگھ
دانشور عبداللہ بن سبا نے فرضی مشاجرات صحابہ کے قصے حدیثوں کے نام سے میدان علم میں
لائے کہ نبی کی گھر والی عائشہ کی جنگ علی کے ساتھ ہوئی تھی جو جنگ جمل کے نام سے تاریخ
میں آج تک پڑھائی جاتی ہے، جبکہ عائشہ نامی جناب رسول کی اہلیہ اور ابو بکر کی بیٹی کا وجود ہی
نہیں ہے یہ کاغذی اور فرضی شخصیت ہے، اگر عائشہ کے وجود کو تسلیم کیا جائیگا تو جناب رسول
علیہ السلام پر قرآن حکیم کے قوانین ازدواجیت سے انحراف کا الزام آجائیگا جو قرآن حکیم
میں نکاح کیلئے، ذہنی رشد کو پہنچنے کا حکم ہے (6-4) اور جسمانی بلوغت کیلئے اشد کا لفظ لایا گیا
ہے یعنی پکی جوانی، قرآن نے پکی جوانی اور اشد کی عمر نبوت ملنے کے لئے چالیس سال لکھی ہے
(46-15) لیکن ہم شادی کے لئے ڈاکٹروں کے بتانے پر اسی لفظ اشد کی معنیٰ پکی جوانی سے
عمر پچیس تیس سال ہی قرار دیتے ہیں اسکے باوجود امام بخاری نے جناب رسول کی عائشہ کے
ساتھ شادی کیلئے چھ سال میں منگنی اور نو سال میں بیاہ لانے کی عمر کی حدیثیں بنائی ہیں جو یقیناً
جھوٹی ہیں، ہمارے رسول علیہ السلام کسی بھی قیمت پر قرآن کی مخالفت میں ایسا کرنے والے

نہیں تھے۔ مطلب کہ عائشہ کا وجود خلاف قانون قرآن فرضی اور کاغذی ہے حقیقی نہیں، سو اسکی علی کے ساتھ جنگ جمل بھی تو کاغذی اور فرضی قرار پاتی ہے۔ اسی طرح علی کی جنگ معاویہ گے ساتھ بھی دو طرح سے نہیں ہو سکتی۔ ایک تو قرآن کا فرمان کہ میرے نبی کے ساتھی آپس میں رحیم و کریم ہیں (29-48) سو اگر ان دونوں میں جنگ کو تسلیم کریں گے تو قرآن جھوٹا ہو جائے گا جو کسی بھی حال میں یہ ممکن نہیں ہو سکتا۔ دوسرے نمبر پر یہ جنگ نہ لگنے کی دوسری دلیل یہ ہے کہ جنگ صفین میں علی کے مقابل حریف کا نام معاویہ بتایا گیا ہے جسکی معنی بنتی ہے بھونکنے والا، یا کتے کی بھونک سو دنیا کا کوئی ایسا باپ نہیں جو پیدا ہوتے ہی اپنے بیٹے کا نام اسطرح کا رکھے، پھر بھی اگر کوئی میری یہ بات نہ مانے تو اسکی خدمت میں عرض ہے کہ رب تعالیٰ کا حکم ہے کہ جو ایک سرکاری آرڈر بھی ہوا کہ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ وَمَن لَّمْ يَتُبْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ (49-11) یعنی ایمان لانے کے بعد گندے نام رکھنا بہت ہی برا ہے اور اگر کوئی بھی شخص ان برے ناموں سے توبہ نہیں کرتا۔ انہیں ختم نہیں کرتا۔ ایسی سوچ سے واپس نہیں لوٹتا تو ایسے لوگ ظالم ہیں۔ علم حدیث بنانے والوں نے جو جناب رسول کا معاویہ کو رشتہ میں سالا بھی قرار دیا ہے تو یقینا نبی نے اگر بالفرض اسکے اس سالے کا نام معاویہ تھا تو اسے حکم قرآن کے مطابق تبدیل کرکے اچھی معنی والا نام رکھا ہو گا کیونکہ نبی قرآن کی مخالفت نہیں کر سکتا، اس سے ثابت ہوا کہ معاویہ نامی شخصیت فرضی ہے اسلئے علی اور معاویہ کی جنگ بھی فرضی اور کاغذی ہوئی۔ علم حدیث والوں نے جب یزید کو معاویہ کا بیٹا بتایا ہے تو پہلے باپ کے وجود کو اسکے خلاف قرآن اور ممنوع نام کے مقابل اصلی اور موافق قرآن نام سے ثابت کیا جائے گا تو پھر بعد میں مانیں گے کہ اسکا بیٹا بھی کوئی X.Y.Z ہو گا اسکے بعد اسکی حسین کے ساتھ جنگ کربلا کرنے پر بحث کرنا اور سوچنا آسان ہو جائے گا۔ خلاصہ اس مضمون کا کہ عالمی سامراج نے سوچا کہ ہم نے جب مسلمانوں کو خلاف قرآن علوم روایات کے پیچھے چلا دیا ہے انکے اب سدھرنے کی تو

امید ہی نہیں جو وہ اپنے رسول کو گالیوں والا علم حدیث بھی آنکھوں پر رکھے ہوئے ہیں۔ سو انہوں نے سوچا کہ کہیں ایسا نہ ہو جائے جو کارل مارکس کے نظریہ کیمونزم پر لائے ہوئے لیننی انقلاب کو ناکام بنانے کے بعد کہیں اس ناکامی پر جو یورپین لیفٹسٹ دانشور ریسرچ میں کتابیں لکھ رہے ہیں، کہیں ان کو اس ناکامی کے اسباب کے ازالہ کے لئے قرآن سے نہ اصلاحات طلجائیں جو یقین کے ساتھ اسمیں موجود بھی ہیں پھر یورپین لوگ بھی کہیں قرآن کی طرف نہ چلے جائیں، اس لئے یورپ والوں کے قرآن کی طرف جانے سے پہلے ہی کیوں نہ قرآن کے نام نہاد علمبرداروں اور کلمہ گو وارثوں یعنی مسلم امت والوں کو فزیکل آپریشن کے ذریعے اسپین کے تجربہ کی طرح ملیامیٹ کرکے کسی بھی نام نہاد مسلمان کو زندہ رہنے نہ دیں، ویسے امت مسلمہ کے اتنے بڑے فزیکل ڈاؤن فال سے جو انکی تاریخ میں خواری ہو گی اسکی کوئی انہیں خاص پرواہ تو نہیں پھر بھی دامن صاف رکھنے کے لئے اپنا جوتا اپنا سر کے مثل مسلمانوں کا خود انکے اپنے مسلمانوں سے قتل عام کرانے کے لئے کسی یہودی مجوسی یا عیسائی کو داڑھی اور جبہ پہنا کر انہیں ابو بکر نام کے داعشی لیڈر کی طرح کے ہاتھوں سے مروائیں اور اسکی حمایت میں سامراج اپنی پروردہ اور لے پالک طالبانی تنظیموں اور انکی سرپرست اسلامی نام کی جماعتوں کی معرفت مسلمانوں کو ناموس رسالت کی توہین کے الزامات کے تحت ان کو پھانسیوں پر چڑھا چڑھا کر ختم کریں۔ کچھ عرصہ پہلے اسکولوں اور کالجوں میں شاگردوں سے جنرل نالیج کا سوال کیا جاتا تھا کہ دنیا کا وہ کونسا مسلم ملک ہے جسکی ٹوٹل آبادی کے لوگ مسلمان ہیں اس میں کوئی بھی غیر مسلم نہیں ہے تو جواب میں بتایا جاتا تھا کہ وہ ملک انڈونیشیا کا ہے، لیکن کون نہیں جانتا کہ عرصہ سے وہاں بھی اسلام کے نام پر تشدد پسند جہادی نام کی جماعتیں بنائی گئیں جن کے عورتوں پر برقعے نہ پہننے پر سختی وغیرہ جیسے معاملات اور لوگوں پر تشدد سے ملک کی آدھی سے زیادہ آبادی جہادی تنظیموں کے برتاء سے تنگ ہو کر عیسائی بن گئی اور عالمی سامراج نے چپ چاپ میں وہاں ریفرنڈم کرایا تو پاکستانی فوج کی نگرانی میں

آدھا حصہ جدا عیسائی مملکت مانگنے اور قائم کرنے کے حق میں ووٹ دیکر مشرقی ٹیمور کے نام سے اقوام متحدہ کے پاس عیسائی مملکت رجسٹر کرا چکا ہے یہی طریقہ کار ان مذہبی تنظیموں کی نام نہاد اسلام دوستی کے سایہ میں سوڈان میں ہوا اس کے بعد اب عراق، پاکستان افریقی ممالک میں بھی عمل میں لایا جارہا ہے مسلمان لوگ اگر دشمن کی ان سازشوں کو سمجھ کر بیدار بھی ہوگئے تو ڈرون ٹیکنالاجی کہیں گئی تو نہیں جسکو چیلنج کرنے کیلئے کسی بھی مسلم ملک کی سیاسی اور فوجی قیادت میں دم نہیں جو انکے ڈرون جہازوں کو ایئر کرافٹ گنوں سے نشانہ لے سکیں؟ کیونکہ عالمی سامراج نے مسلمانوں کی مذہبی اور سیاسی قیادت دونوں کو خریدا ہوا ہے۔!!!

عالمی سامراج کے ایجنڈا میں مسلم امت کے عیسائی بنانے کی اسکیم کا ثبوت ایک تو انڈونیشیا سوڈان صومالیہ نائجیریا میں بلکہ عالم اسلام کے مسلمانوں کو بڑے پیمانوں پر عیسائی بنانے کی مہم ہے، دوسرے نمبر پر پاکستان میں مذہبی تنظیموں اور سرکاری خفیہ تنظیموں کی ملی بھگت سے لوگوں کو توہین رسالت کے الزاموں تلے مقدمات میں پھنسا کر انہیں سزائیں دلوانا جن سے تنگ آکر وہ دین اسلام سے دست بردار ہو جائیں، تیسرا ثبوت عالمی سامراج کی عالم عیسائیت کے پوپ پال آنجہانی بینی ڈکٹ نے اکیسویں صدی کے شروع میں ہندستان کے دورے کے موقعہ پر ایک تقریر میں کہا تھا کہ اکیسویں صدی دنیا کے اوپر عیسائیت کے غلبہ کی صدی ہوگی، دنیا والوں کی بے حسی کا یہ عالم ہے کہ کسی نے پوپ پال کی ایسی بربریت والی دعوی کا نوٹس نہیں لیا کہ عیسائیوں کا ایسا غلبہ کیا عیسائی عورتوں کے زیادہ تعداد میں بچے جننے سے ہوگا یا غیر عیسائی مذاہب کے لوگوں کو جبراً عیسائی مذہب میں لایا جائے گا یا غیر عیسائی لوگوں کا قتل عام کیا جائے گا۔ کم سے کم دنیا کی ممالک کے سیاسی قائدین کو تو پوپ پال کے ایسے بیان پر اقوام متحدہ میں احتجاج کرنا چاہیے تھا یا اقوام متحدہ کو از خود پوپ پال سے سوموٹو ایکشن کے طور پر وضاحت طلب کرنی چاہیے تھی کہ تو دنیا کے ممالک پر عیسائیت کا غلبہ کس

طریقہ پر لائے گا؟ لیکن اقوام متحدہ تو خود عالمی سامراج کی لونڈی بنی ہوئی ہے وہ کس طرح پوپ پال پر سوموٹو ایکشن لے سکتی تھی، اقوام متحدُہ ادارہ کی حیثیت بازار حسن کی عصمت فروش رنڈی کی ہی جاکر رہی ہے اس لئے بھی کہ عراق میں کیمیائی ہتھیار نہ ملنے کے باوجود اسی الزام کے تحت امریکہ نے اسپر جنگ مسلط کی تو اقوام متحدہ نے نیٹو والوں کو کچھ بھی نہیں کہا اور مسلم دنیا کی سیاسی قیادت اور مذہبی پیشوائیت میں بھی دینی حمیت نہیں رہی جو مکہ مدینہ سے لیکر پورے عالم اسلام میں کہیں بھی پوپ پال کے اس زہریلہ معنی خیز اعلان کو چیلنج نہیں کیا گیا جبکہ مسلم تاریخ میں ازمنہ وسطی کی صلیبی جنگوں کے علاوہ اسپین کے اندر مکمل طور پر مسلمانوں کا نسلی خاتمہ کیا گیا تھا جسکی خاص وجہ یہ تھی کہ اسپین میں بنو امیہ خاندان کے کوگ حکمران تھے جو دین کا ماخذ قرآن وحدہ لاشریک کو مانتے تھے، جبکہ انکے مقابل بنو عباس کی مسلم امت کے اوپر حکمرانی میں قرآن کے مقابلہ میں خلاف قرآن علم حدیث اور امامی علوم کو عدالتوں کے قانون میں ماٗخذ قرار دیا ہوا تھا، جسکے متعلق عالم نصرانیت کو یہ یقین تھا کہ ہم نے یہ علم اپنی شخصیت ورقہ بن نوفل، عبداللہ بن سبا، امام بخاری اور امام زہری وغیرہ کے ذریعے مسلم امت میں بجاء قرآن کے فٹ کرایا ہے اسلئے بنو عباس کے حکمرانوں کے اسلام سے ہمیں کوئی ڈر نہیں ہے۔ سو کیا ہم روم کے پوپ پال کے اس اعلان کہ اکیسویں صدی دنیا کے اوپر عیسائیت کے غلبہ کی صدی ہوگی کو سامراج کے نیو ورلڈ آرڈر کا ترجمہ نہ قرار دیں؟

مسلم امت جو قرآن حکیم کے حکم وَلَا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ (42-13) یعنی دین میں فرقے نہ بناؤ، اس حکم کے باوجود فرقوں کا گڑھ بنی ہوئی ہے جن سب نے حق پر ہونے کی دعوی کے ثبوت کے لئے اپنے اپنے فرقوں کی تائید میں یہود مجوس اور نصاریٰ کے اتحاد ثلاثہ کے تیار کردہ دانشوروں کی بنائی ہوئی خلاف قرآن احادیث کو حجت قرار دیا ہوا ہے، اور انکی نسبت جناب رسول علیہ السلام کی طرف کی ہوئی ہے۔ جبکہ جناب رسول علیہ السلام کو دین کے معاملہ میں اللہ کی جانب سے اپنی طرف سے حدیثیں بنا کر بتانے کی سختی سے منع کی ہوئی

ہے (44 تا 47-69) (114-20) اور سب فرقوں والے اپنے مخالف فرقہ کی تائید والی
حدیثوں کے منکر بھی ہیں اس کے باوجود ان جملہ فرقوں کی ایک متفقہ اصطلاح ہے کہ دین وہ
ہے جو قرآن وحدیث میں ہے، جبکہ مروج علم حدیث عالمی سامراج نے بنوایا ہی رد قرآن کی
خاطر ہے اور دین کا منبع اور واحد مأخذ صرف قرآن ہے (45-50) مزید کہ ان فرقہ جاتی
پیشوائیت نے اپنے پیشوائوں کی تیار کرائی ہوئی خلاف قرآن احادیث کا دوسرا نام علم السنہ
بھی مشہور کیا ہوا ہے جس کو "قرآن وحدیث" کے ساتھ قرآن وسنت بھی کہتے ہیں، پھر یہ
سارے فرقوں والے خود کو توحید پرست اور موحد تو کہلاتے ہیں لیکن ان میں سے جو اہل
حدیث اور جماعۃ المسلمین کے نام سے خود کو متعارف کراتے ہیں وہ اپنے سوا کم ہی کسی کو موحد
تسلیم کرتے ہیں، یعنی توحید کے اکیلے علمبردار صرف اپنے آپکو سمجھتے ہیں بقیہ فرقہ جاتی گینگ
کو مشرک کہتے ہیں جبکہ یہ مدعیان توحید بھی قرآن وحدیث، یا قرآن سنت کی اصطلاح کو
بڑی شدومد کے ساتھ اچھالتے ہیں جبکہ ان کی والی اس اصطلاح سے قرآن کے خلاف
مجوسیوں یا اتحاد ثلاثہ کے تیار کردہ علم حدیث یا علم سنہ کو قرآن کے ساتھ ملانے سے توحید
توختم ہو جاتی ہے اللہ کی وحدانیت ٹوٹ جاتی ہے اسوجہ سے کہ اسنے تو صرف قرآن عطا کیا
ہے (19-6) اللہ کا قرآن تو اللہ کی طرف سے نازل ہونے میں اللہ کی طرح کا وحدہ لاشریک
کتاب ہے سو جو بھی شخص یا فرقہ اکیلے قرآن کو منزل من جانب اللہ نہیں مانے گا تو اسکا خود کو
موحد کہنا یا توحید پرست کہنا فراڈ اور جھوٹ ہو گا اور وہ بھی انکے بقول دوسرے مشرکوں کی
طرح کے مشرک ہوئے۔

قرآن کے حوالہ سے اصلی اور حقیقی سنت کیا چیز ہے؟

لفظ سنت کی معنی ہے طریقہ، سلوک، سسٹم یہ لفظ سنت قرآن حکیم میں کل سولہ
بار استعمال ہوا ہے جن میں سے دس بار براہ راست اللہ کے اسم گرامی، سنت اللہ اور سنتنا کی
نسبت سے استعمال ہوا ہے اور چھ عدد بار اقوام سابقہ کے ساتھ روا رکھے جانے والے سلوک

اور سسٹم کے حوالوں سے استعمال کیا گیا ہے ان جملہ استعمالات سے ثابت ہوتا ہے کہ لفظ
سنت افعال، اعمال کا نام ہے، اقوال کو سنت نہیں کہا جائیگا سو اگر کوئی قرآن مخالف شخص اور
مجوسی روایات کا پیروکار یہ کہے کہ "سنت رسول کی اصطلاح سے مراد ہم بھی قولی حدیثیں
نہیں لیتے بلکہ افعال رسول کو ہم فعلی حدیثیں قرار دیتے ہوئے انکو سنت رسول کہتے ہیں باقی
اقوال رسول کو ہم سنت کے بجاء حدیث کے نام سے پکارتے ہیں، تو جواب میں ہم عرض
کریں گے کہ دینی قوانین کے اپنی طرف سے بتانے کی تو جناب رسول علیہ السلام پر رب تعالیٰ
نے بندش عائد کی ہوئی ہے کہ فَذَكِّرْ بِالْقُرْآنِ مَن يَخَافُ وَعِيدِ (45-50) یعنی اے نبی!
جسے خوف خدا ہو اسے صرف قرآن سے قانون بتایا کر۔ نیز جناب رسول علیہ السلام پر اپنی
طرف سے سواء قرآن کے حدیثیں بتانے کو اللہ عزوجل نے اپنی حق والی بادشاہی میں
مداخلت قرار دیا ہے نیز قرآن کے مقابلہ میں قانون سازی کو اللہ کی بلندی میں اسکے ساتھ
برابری اور شرک کے مترادف قرار دیا ہے جس کے لئے فرمایا کہ فَتَعَالَى اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ
وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْآنِ مِن قَبْلِ أَن يُقْضَى إِلَيْكَ وَحْيُهُ وَقُل رَّبِّ زِدْنِي عِلْمًا (114-20) نیز
مسائل دین میں اقوال علم وحی کے مقابلہ میں اقوال رسول پر بھی شدید وعید کے ساتھ
پابندی عائد کی اور خلاف ورزی کرنے پر سانس کی رگ کاٹ کر جان تک ختم کرنے کی
وارننگ دی (44-69) اتنے تک بات ہوئی اقوال رسول کی قولی حدیثوں کے حوالہ سے
لیکن فعلی سنتوں کی جہانتک بات ہے ان میں کے مکروہ افعال کی نسبت جناب رسول کی طرف
جو کلی طور پر معصوم عن الخطاہیں اللہ کی نگرانی کی وجہ سے (48-52) اسے امام بخاری نے
دوبار اجنبی عورتوں کے ساتھ ممنوع حالت میں ملتے ہوئے دکھایا ہے اور ایک بار ہمارے
معصوم رسول کو امام بخاری نے بتوں کو سجدہ کرنے کی حدیث لائی ہے اور ایک بار عصمت
رسول کو تار تار کر کے داغدار کرنے کیلئے مجوسی امام بخاری اور مجوسی امام زہری نے آگ کو
سجدہ کرنے کی حدیث بھی لکھی ہے ان مختصر فعلی حدیثوں یا سنتوں کے حوالہ جات کتاب ھٰذا
کے مضمون بنام فریاد میں آپ پڑھ سکتے ہیں۔ امت کے بہی خواہ لوگ غور فرمائیں کہ سنت

رسول کی اصطلاح کے مفہوم میں عصمت رسول کو توڑنے کے لئے ان حدیث ساز مجوسی اماموں نے کیا کیا خرافات بکی ہیں۔ امت کے پڑھے لکھے مہربانوں کی خدمت میں عرض ہے کہ عالمی سامراج کی جھنگل کی حویلی کے دانشوروں کی رہنمائی میں پاکستان کی مذہبی پیشوائیت کی معرفت ذوالفقار علی بھٹو سے اسکے اقتدار کو طویل بنانے کی لالچ دیکر جو ناموس رسالت قانون "بلاسفیمی لا" پاس کرایا گیا تھا جسکے حوالہ سے آجکل لوگوں پر کئی مقدمات قائم کر کے انکو سزائیں دلائی جارہی ہیں میں سوال کرتا ہوں کہ امام بخاری کی یہ والی حدیثیں پڑھنا پڑھانا اور ایسی احادیث کے کتاب چھاپنا اور بازار میں فروخت کرنا اور ایسی کتابوں کو دینی مدارس میں رکھنے والے مذہبی پیشوائوں کے اوپر ناموس رسالت کی توہین کا قانون کیوں لاگو نہیں ہو رہا۔ کیا ایسی گستاخیوں والی حدیثیں پڑھانے والے مذہبی پیشوا عصمت رسول کے وارث بن سکتے ہیں!!! ملکی عدالتوں کے جج حضرات کو چاہیے کہ وہ ناموس رسالت کے تحفظ کی خاطر جملہ مذہبی پیشواؤں کو عدالت کے کٹہرے میں لاکر ان سے سوال کریں کہ وہ علم حدیث کی مذکورہ بالا قسم کی حدیثوں کے بارے میں کیا راء رکھتے ہیں اور ایسی حدیثیں لکھنے والے بخاری اور زہری جیسے لوگوں کو ناموس رسول کا دشمن قرار دیتے ہیں یا نہیں دیتے۔ پھر بتایا جائے کہ کیا انکی یہ احادیث، افعال رسول اور اسکی فعلی سنتیں کہلا سکتی ہیں؟ اور کیا سنت رسول اور سنت نبوی کہی جا سکتی ہیں؟ سوبات کی ایک بات کہ پورے قرآن میں جب لفظ سنت کا جناب رسول علیہ السلام کے اسم گرامی کے ساتھ کسی ایک مقام پر کوئی ایک بار بھی ذکر نہیں کیا گیا باوجود کہ یہ لفظ قرآن میں سولہ بار استعمال بھی ہوا ہے تو مذکورہ تبرائی قسم کی خرافاتی روایات کے علم کو سنت رسول کہنا یا قرآن وحدیث کی اصطلاح بمعنی قرآن وسنت کی معنی اور مفہوم میں پیش کرنا کہ قرآن اللہ کا دیا ہوا علم ہے اور سنت نامی روایات جناب رسول کے افعال یا فرمودات پر مشتمل جدا علم ہے، ایسی دعوی خالص خلاف قرآن ہے اور ایسی دعوی کرنے والوں کی روایات اور احادیث یہودی مجوسی نصاریٰ کے اتحاد ثلاثہ سامراج کے دانشوروں کی ایجاد کردہ ہیں، سو جو امت مسلمہ کا فرقہ اہل سنۃ کے نام سے اہل شیعۃ کی کو الٹی نمبر دو کے

طور پر صدیوں سے قائم ہے۔ سو سینئر اور قدیمی شیعہ تو اہل سنت والے ہیں جن کو زیدی شیعہ کہا جاتا تھا، اسی وجہ سے شیعہ عالم علامہ تیجانی سماوی نے ایک کتاب "شیعہ ہی اہل سنت ہیں" لکھی ہے، جو مارکیٹ میں دستیاب ہے۔ اور اثنا عشریوں کی عددی پراسیس اسوقت تک وجود میں ہی نہیں آئی تھی۔ یہ دونوں فرقے بنوامیہ کے دور خلافت میں یک جان ویک قالب ایک تھے انکی اکائی وحدت اور اشتراک کا بنیاد فلسفہ آل رسول پر رکھا گیا تھا جو آل قرآن کی اطلاع کے مطابق جناب رسول کو دی بھی نہیں گئی تھی (40-33)۔ شیعان علی ابن ابیطالب اپنے ان پیش روئوں میں سے ابیطالب کو جناب رسول کا چچا قرار دیتے تھے اور اسکے فرزند علی کو جناب رسول کا چچازاد بھائی کہکر اسکی آل کو آل رسول قرار دیکر جناب رسول کی خلافت کا اس کو وارث اور مستحق سمجھتے تھے اور اس دعوی سے یہ دونوں خانوادے بنوامیہ کے خلاف میدان میں آئے اور بنو عباس نے شیعان علی کی طرح اپنا بڑا دادا عباس کو قرار دیکر اسکو ابیطالب کی طرح نبی کا چچا بنایا اور اسکا ایک بیٹا عبداللہ بن عباس اسے نبی کا چچازاد بھائی بنایا پھر کہنے لگے کہ جسطرح علی ابن ابیطالب کی آل، آل رسول ہے اسی طرح عبداللہ بن عباس یعنی رسول کے چچا اور چچازاد بھائی کی آل ہونے کے ناطے ہم بھی آل رسول ہیں، لیکن علم روایات ایجاد کرنے والوں کی عنایات سے علی ابن ابیطالب داماد رسول ہونے کی پلس پوائنٹ سے عباسیوں سے بڑھکر آل رسول کے منصب کے مستحق مشہور ہو گئے لیکن یہ مسئلہ بھی بنوامیہ کے دور خلافت کے خاتمہ کے بعد ابھرا تھا ورنہ پہلے بنو عباس اور علوی لوگ وراثت خلافت کے استحقاق کی خاطر مبہم آل رسول کی خاطر ایک ہو کر تحریک چلا رہے تھے، پھر جب دونوں بنوامیہ کو شکست دینے میں کامیاب ہوئے تو اقتدار خلافت پر قابض ہونے میں علویوں کے مقابلہ میں بنو عباس کامیاب ہو گئے اسپر علوی لوگوں نے شکست کی خجالت سے بچنے کیلئے اپنی خاطر باطنی امامت (یعنی بغیر لشکر کے شہسوار) کا منصب سنبھالا تو جس اتحاد ثلاثہ کے فقہ اور حدیث ساز دانشوروں نے قرآن کی آیت کریمہ (40-33) کے مفہوم سے رسالت اور ختم نبوت کی تحریک کی جڑ اکھاڑنے کا فلسفہ، رسول کو آل نہ دینے کے حوالہ

سے اخذ کیا تھا، اس مشن کو انہوں نے جب ناکام ہوتے ہوئے پایا تو آل رسول کے غیر قرآنی مفروضے کو معتمد علیہ تسلیم کرانے کی خاطر باطنی امامت کو ناکافی سمجھتے ہوئے فارس کی مٹی سے عبید اللہ ابن میمون القداح کو فاطمی تحریک کے نام سے میدان میں لے آئے اور اسے مصر و افریقا میں ظاہری حکمرانی یا خلافت دلائی گئی اس مقام پر اس عمل کے سارے پراسیس میں یہودیوں کی بادشاہ گر خفیہ تنظیم فری میسن کا ذکر ضرور کرونگا جو کہ اندازا جناب دائود علیہ السلام اور جناب موسیٰ علیہ السلام کے درمیانی عرصہ میں وجود میں آئی تھی اور آج تک فنکشنل ہے اسکے کردار کو اس خلفشار میں اسکی بادشاہ گری بڑے کام آئی ہے باوجود اسکے کہ کتاب "مسلمانوں کی خفیہ اور باطنی تحریکیں" کا مصنف مرزا سعید دہلوی فری میسن کے عمل لیکن جب اسکی یہ کتاب پڑھی جائے گی تو یہ رائٹر خود اسماعیلی ثابت دخل کا انکار کر رہا ہے۔ ہوتا ہے سو اس کی ایسی صفائی غیر جانبدار نہ ہونے کی وجہ سے قبول نہیں کی جاسکتی۔ خلاصہء مضمون کہ ناموس رسالت جیسے قوانین سے مذہبی لبادہ میں ملبوس افراد اور تنظمیں پاکستان کو انڈونیشیا کے کاٹے ہوئے حصہ مشرقی ٹیمور سوڈان کی طرح عیسائی ملک بنانے کا عزم کئے ہوئے ہیں۔

خبردار! داعشی بہروپیوں سے ہوشیار رہو!

تاریخ میں مسلم امت کے اندر سامراج کے کئی سارے "داعش" مثل

میں اس مضمون میں آجکل عراق میں تیار کردہ فرضی نام سے ابو بکر بغدادی جس کو اسلامی خلافت قائم کرنے کی دعوی سے سامراج نے لایا ہے جسکی مہم سردست دولت اسلامیہ عراق وشام کے نام سے مشہور کی گئی ہے، ویسے اسکا ہدف حکومت سعودیہ پاکستان بلکہ سارے عالم اسلام میں خلافت قائم کرنا بتایا جارہا ہے اسکی

اسکیموں میں کعبۃ اللہ کو منہدم کرنے کی بات بھی سننے میں آئی ہے ویسے روس کی کسی خبر ایجنسی کے حوالہ سے اخبارات میں اسکا ایک تعارف امریکن سی آئی اے کے سابق اہلکار ایڈورڈ اسنوڈن کے حوالہ سے یہ آیا ہے کہ یہ آدمی اسرائیل میں آمریکا اور اسرائیل کے مشترکہ منصوبوں کی تکمیل کی خاطر تیار کیا گیا ہے اسکی سرگرمیاں اسکے مخفف نام داعش سے میڈیا پر بڑے پیمانے پر تیزی سے آرہی ہیں۔ اس آدمی نے اتنے بڑے منصب کی دعویٰ کرنے کے بعد اس کے شایان شان کوئی منشور نہیں دیا کہ اپنی خلافت کے حوالہ سے وہ دین اسلام کے لئے کیا کیا اصلاحات لائے گا وہ بھی کس علم کی روشنی میں لیکن اس نے تو آتے ہی نیٹو سامراج کے منشور کی خاطر کام شروع کردیا ہے۔ یہ اس لئے بھی کہ خلافت کا عہدہ اسلامی تاریخ کا ایک مقدس نام رہا ہے اس لئے سامراج نے اس عہدہ اور لقب کو تاش کے ایک پتے کے طور پر استعمال کرنے کے لئے یورو اور ڈالر کی جنگ میں استعمال کرنا چاہا ہے۔ میں نے مضمون کے عنوان مین دعوی کی ہے کہ اسلامی تاریخ میں مسلم امت کے اندر سامراج نے قدم قدم پر کئی "داعش" مثل تحریکوں کے لوگ فٹ کئے ہیں یہ کوئی پہلا داعشی آدمی نہیں ہے، شروع زمانے میں جو "داعش" مثل تحریکی لوگ لائے گئے انکی اکثریت کا انداز یہ تھا کہ یہ لوگ بڑے عالم فاضل اور دین اسلام کو جاننے اور سمجھنے والے ہوتے تھے جس علمیت سے وہ قرآن کا رد کرکے روایات کے نام سے متبادل دین بنا سکیں، خود جناب رسول علیہ السلام کے زمانہ مبارک میں بھی علم حدیث ایجاد کرنے والوں نے ایک کاغذی اور جعلی نام کا بڑا محدث یہودی شخص مشہور کیا غالبا اسکا نام کعب احبار متعارف کرایا جسکا حقیقی وجود نہیں تھا، جو خود جناب رسول کو بھی اس سے توریت اور انجیل کے حوالہ جات سے یہود و نصاریٰ کی تعلیم اور مسائل پوچھتے دکھایا ہے گویا کہ حدیث سازوں نے اپنا تیار کردہ یہ یہودی "داعشی" مثل ہمارے رسول کا بھی استاد بنادیا جو جناب رسول کے زمانہ میں بھی یہودی رہتا ہے اس نے ان دنوں اسلام قبول نہیں کیا اور انکے بعد پہلے اور دوسرے خلیفہ کے زمانہ میں بھی یہودی بنا رہتا ہے امت کے یہ بڑے خلفاء بھی اپنے رسول کی طرح اس سے دینی معلومات حاصل کرتے دکھائے گئے ہیں پھر یہ "داعشی" قسم کا آدمی تیسرے خلیفہ کے زمانہ میں اسلام قبول کرتا ہے اسکی تفاصیل کوئی بھی آدمی علم حدیث کے اسماء رجال میں پڑھ سکتا ہے۔ اسکے بعد امت

مسلمہ کے اندر دوسرا داعشی مثل فرضی جعلی اور کاغذی آدمی یہودی النسل عبداللہ ابن سبالایا جاتا ہے جو غالباپہلے خلیفہ کے زمانہ میں ظاہر ہوتا ہے اور اسکی حدیثیں اس قسم کی ہیں کہ علی اللہ ہے علی آسمانوں میں رہتا ہے بادلوں کی گرج چمک علی کی آواز اور مسکراہٹ ہے (وغیرہ) اسکے بارے میں اسماء رجال والے لکھتے ہیں کہ اسکو علی نے اپنی خلافت کے زمانہ میں گرفتار کروا کر بطور سزا آگ میں ڈال کر جلا کر مروادیا تھا۔ میں شاید ان پہلے دوعد یہودی "داعشی" مثل لوگوں کے بعد والے "داعشی" لوگوں کا، ڈر کے مارے نام نہ لکھ سکوں البتہ یہ ضرور بتاتا ہوں کہ کئی سارے "داعشی" مثل لوگ مجوسیوں میں سے اور عیسائیوں میں سے بھی تیار کئے گئے، بلکہ پہلا داعشی مثل آدمی حدیث سازوں نے تو ایک عیسائی بنام ورقہ بن نوفل کے فرضی نام سے ایک فرضی شخصیت بتائی ہے، جس نے ہمارے رسول کو اطلاع دی تھی کے آپ نبی بن گئے ہیں یعنی ہمارے نبی کو جبرائیل کے بتانے کے باوجود اپنے نبی بننے کا پتہ نہیں تھا، پھر آگے ایک دور ایسا بھی آیا جو ابھی تک وہ چل بھی رہا ہے جو "داعشی" مثل لوگ سامراج کو خود مسلم امت کے اندر سے بھی ایک ڈونڈھو ہزار ملتے ہیں کے حساب سے مل رہے ہیں، جسطرح جسطرح جسطرح فلان فلان فلان جناب قارئین! میرے لئے خیر اسمیں ہے کہ تاریخ کے "داعشی" لوگوں کے آپس میں رشتے ناطے بھی ظاہر نہ کروں ویسے یہ حقیقت طئے ہے کہ اگر کوئی بھی دین اسلام کے کسی منصب کا دعویدار اپنے خیالات کا ثبوت قرآن سے نہیں دے گا تو وہ یقین کے ساتھ سامراج کا ایجنٹ ہو گا، اللہ کی جانب سے اپنے رسول کو بھی حکم دیکر پابند بنانا کہ فَذَكِّرْ بِالْقُرْآنِ مَن يَخَافُ وَعِيدِ (45-50) یعنی جن لوگوں کو خوف خدا ہو انکو صرف قرآن سے دین سکھاؤ۔ اور آپ کے لئے یہ بھی حکم ہے کہ وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْآنِ مِن قَبْلِ أَن يُقْضَى إِلَيْكَ وَحْيُهُ وَقُل رَّبِّ زِدْنِي عِلْمًا (114-20) یعنی کسی مسئلہ کے بتانے میں اگر جب تک علم وحی نہیں ملا ہے تو اتنے تک اپنی طرف سے حدیثیں سنانے میں جلدی نہ کر اگر آپکو جلدی ہو تو مجھے درخواست کر کہ اے میرے رب بڑھا میرے علم کو۔ اسلئے جان لینا چاہیے کہ رسول سے بڑھکر کوئی ایسا آدمی نہیں ہو سکتا جو دین کے لئے قرآن کے علاوہ دوسرے مأخذوں سے دین سمجھائے، یہ چیز کس سے مخفی ہے کہ امت مسلمہ کے اندر آپس میں جو قتل وغارت اور خونریزیاں ہوئی ہیں ان میں بڑا حصہ اور وافر مقدار

مذہبی فرقہ جاتی اختلافات کا ہے اور قرآن کا یہ اعلان کون نہیں جانتا کہ أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِندِ غَيْرِ اللَّهِ لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا (82-4) یعنی فرقہ جاتی مسائل اور اختلافی امور اللہ کے قرآن سے باہر کے علوم کی پیداوار ہیں، مطلب کہ اسلام کے نام سے جتنے بھی فرقے مارکیٹ میں موجود ہیں وہ سب کے سب علم حدیث کی پیداوار ہیں کسی بھی فرقہ کی بنیاد قرآن پر نہیں ہے اتنے تک جو مرزا غلام احمد قادیانی کو بھی اپنی خود ساختہ نبوت کا دلیل بھی علم حدیث سے ماخوذ کردہ ملا ہے، پر انے دنوں کی بات ہے جو شہر پڈعیدن میں کوئی میرے سامنے حضرت علی کا ذکر قرآن کے حوالہ سے کر رہا تھا میں نے اسے کہا کہ قرآن میں علی سمیت کسی اصحاب رسول کا نام نہیں ہے تو وہ غصہ میں لال پیلا ہو گیا کہ وہ قرآن ہی کیسا جس میں علی کا نام نہ ہو میں نے اسے ادب سے ٹھنڈے دماغ سے سمجھایا کہ ہمارے واعظین مولوی صاحبان جب قرآن پڑھکر آگے کسی کے قصے بتاتے ہیں تو لوگ بعد کے ناموں کیلئے سمجھ بیٹھتے ہیں کہ یہ بھی اسکے پڑھے ہوئے قرآن کا ترجمہ ہے۔ صدام کو ہٹانے اور پھانسی پر چڑھانے کے بعد جو شخص ملک عراق کا صدر بنایا گیا ہے یہ یقینا اس طاقت کا منظور نظر ہے جس نے صدام کو ختم کیا تو اب اسکی حکومت میں جو ابو بکر بغدادی داعش کے تعارف سے آیا ہے اسکے خلاف موجودہ عراقی صدر کا کوئی تنازع سننے میں نہیں آرہا یہ بعینہ اسیطرح ہے جس طرح انڈونیشیا کے صدر سوئکارنو کو عالمی سامراج نے ہٹا کر اسکی جگہ داعشی مثل پٹھو صدر سوہارتو کو بٹھایا تھا جسکے دور میں ملکی انتظامات کی باگ ڈور بڑی حد تک عیسائی گرجاؤں کے پادریوں کو دی گئی تھی جسکے نتیجہ میں انڈونیشیا کی آدھی آبادی عیسائی بن گئی پھر اس عیسائی آبادی کیلئے مذہب کے بنیاد پر انڈونیشیا کو دو ٹکڑے کر کے ایک حصہ مشرقی ٹیمور کے نام سے جدا عیسائی ملک بنا کر اسے اقوام متحدہ کی ممبرشپ بھی دلائی گئی سو اب جو داعش کے فوجیوں یا طالبانی رضاکاروں کے ہاتھوں میں رائفلیں اور مشین گنیں دکھا کر آگے لاشوں کے ڈھیر دکھائے جاتے ہیں یا زنجیروں میں جکڑے ہوئے لوگ دکھائے جاتے ہیں اور فوٹوز کے نیچے لکھا ہوتا ہے کہ یہ عیسائی اور شیعے لوگ ہیں جن کو خلافت اسلامیہ قائم کرنے کے لئے مارا جارہا ہے تاکہ مسلم دنیا کے عیسائی اور شیعہ دشمنوں کی حمایت لی جاسکے اور اس بات کی کیا گارنٹی ہے کہ نیچے لکھی ہوئی عبارت درست ہے اگر درست بھی ہو پھر بھی میں یقین کے ساتھ دعویٰ

کررہاہوں کہ یہ لوگ عراق کے وہ نیشنلسٹ شہری ہیں جنہوں نے صدام کے دنوں
میں نیٹو افواج کے مقابلہ میں جنگ لڑی تھی اب انکو عیسائی اور شیعہ کہکر مارا جارہا ہے
جس سے دنیاوالوں کو دھوکا دیاجائے کہ نیٹونامی سامراج کبھی کا چلا گیاہے اب تو عراق
میں اسلامی خلافت قائم کرنے کیلیئے یہ جنگ مسلمان لیڈر ابو بکر بغدادی لڑرہاہے تاریخ
نے ہمیں بتایاہے کہ مسلم امت کے مرکز مسجد نبوی میں کرنل لارینس عیسائی انگریز
فرضی نام سے سات سال پیش امام بنارہتاہے تواس ابو بکر بغدادی کا شجرہ کونسا مقدس
تسلیم کیاجائیگا تاریخ کو کھنگالا جائے تو خود سعودی خاندان اور انکا شیخ الاسلام محمد بن عبد
الوہاب یہ بھی اپنے دور کے عالمی سامراج کے داعش مثل لوگ ہیں میری اس دعویٰ کا
ثبوت یہ ہے کہ حکومت سعودیہ کے پبلشنگ ادارہ مجمع ملک فہد کی سرپرستی میں قرآن
حکیم کے اندر لفظی اور حرفی ملاوٹ کے تین عدد نئے ماڈل والے قرآن تیار کئے گئے
ہیں جن میں سے البوزی نام سے ملاوٹ والا قرآن میرے پاس نیٹ میں محفوظ ہے کوئی
بھی اپنی نیٹ کی آئی ڈی دیکر طلب کرسکتا ہے اور محمد بن عبدالوہاب کے پیروکار
لاہوری اہل حدیثوں نے قرآن حکیم میں ملاوٹ حرفی اور لفظی کے سولہ عدد نئے
قرآن تیار کئے ہیں جن کے لئے انکا کہناہے کہ یہ ہم حکومت سعودیہ کو چھاپنے کے لئے
دینگے اسلام کے شروع زمانہ میں قرآنی تعلیم کا غلبہ تھااور علم حدیث اتنا مستحکم ہو نہیں
پایاتھاجو اس علم کی پیداوار فرقوں کے مؤسس کھل کر کام کرسکیں اور خود کو علانیہ آل
رسول بھی کہلاسکیں! اسلیئے انہوں نے تقیہ کاہنر ایجاد کیاتھاجو آج تک انکی کتابوں میں
موجود ہے یہ بات میں صرف اثناعشری مارکہ شیعوں کی نہیں کہہ رہامیں نے تو اہل
سنت کے چاروں اماموں کے لئے شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کی کتاب تحفہ اثناعشریہ
میں پڑھاہے کہ اہل سنت کے چاروں امام مخلص شیعے تھے اور امام بخاری نے بھی تقیہ کو
جائز لکھاہے آج کل جماعت اسلامی اہل حدیثوں پر بڑی مہربان ہے یہ لوگ کوئی تقیہ
شقیہ نہیں کررہے جماعت اسلامی کے سابق امیر منور حسن صاحب نے کھل کر کہاتھا
کہ پاکستانی فوجیوں کے مقابلہ میں مرنے والے طالبان کو میں شہید قرار دیتاہوں مجھے
اہل حدیث خاندان کے ایک مہربان نے کہاکہ آج کل ہم اہل حدیث لوگ آءِ ایس آءِ
کے ساتھ ملکر کام کررہے ہیں اب جو اخباروں نے لکھاہے کہ پشاور میں طالبان کے
ذریعے ابو بکر بغدادی "داعش" کے پمفلیٹ پشتو زبان میں تقسیم کئے گئے ہیں اور یہ

بھی اخبارات میں آیاہے کہ مدعی خلافت اسلامیہ ابو بکر داعش نے امریکی صحافی جو
انکے پاس قید تھااسکے آزاد کرنے کے بدلہ میں جماعت اسلامی کی ممبر ڈاکٹر عافیہ صدیقی
کی رہائی کا مطالبہ کیاتو امریکانے اسے آزاد نہیں کیاتو "داعش" نے قید امریکی صحافی کو
قتل کرڈالا، ابھی تھوڑے دن ہوئے ہیں کہ مذکورہ انکشافات سے کچھ پہلے میں نے
یہاں سندھ کے قوم پرستوں میں لیکچر کے دوران کہاکہ میں آپکو کھل کر کہہ رہاہوں
کہ پہلے میں پاکستان کا ضرور مخالف رہاہوں لیکن اب جو دیکھ رہاہوں کہ عراق کے بعد
افغانستان اور اسکے بعد پاکستان بالخصوص سندھ میں جو کئی صوبے بنانے کی آڑ میں کل
والا عالمی سامراج ہمارے سمندر کنارے خود آکر پھر براجمان ہونا چاہتاہے تو کل
ہمارے بڑوں نے ان گوروں سے آزادی کی خاطر کئی ساری جنگیں لڑی تھیں اتنی
لڑائیاں ہم تو نہیں لڑسکینگے اگر بالفرض سامراج کے آنے کے بعد ہم نے پھر آزادی
مانگی بھی تو دنیاہم سے پوچھے گی کہ تم لوگوں کو جو گذشتہ ستر سال آزادی کے ملے تو تم
نے اپنے لئے اس میں کیاکیاسو آج تم جب خود کو نہ بچاسکے اور اپنی آزادی خود بیچ کر پھر
کس منہ سے دوبارہ آزادی کا نعرہ لگاتے ہو تو ہم اس دن کیاجواب دیں گے۔ سو پاکستان
جیسا بھی ہے پہلے اسے بچائیں پھر، ہم اپنے بندوق بردار لوگوں کو سمجھانے کی کوشش
کریں گے کہ تم لوگ سیاسی نہ بنو تم لوگوں کے سیاسی بننے کے عرصہ میں ہم نہ لال قلعہ
دہلی فتح کرسکے نہ ہی سیاچین اور کارگل کی برف پوش پہاڑیاں اپنا سکے بلکہ بنگال گنواکر
نوے ہزار فوجی بھی قید کرابیٹھے مجھ سے میرے لیکچر کے دوران یہ بھی سوالات ہوئے
کہ آپ یہ نئی پالیسی جو اپنے لئے یاہمارے لئے دے رہے ہیں تو جن حکمرانوں سے ہم
کل کو پاکستان بچانے اور پاکستان کے نام سے ملی ہوئی آزادی کو بچانے کی باتیں کریں
گے کیاگارنٹی ہے کہ وہ آزاد ملک کے آزاد حکمران ہیں؟ یہ حکمران طالبان کو جنم دینے
والے طالبان کے مقابلہ میں فوجی کے مرنے کو شہید نہ ماننے والے منور حسن سے کوئی
بازپرس نہ کرسکے اس سے ثابت ہوتاہے کہ فوجیوں میں اغیار کے ایجنٹ موجود ہیں سو
وہ پاکستان بچانے کیلیئے ہم سے کیوں بات کریں گے ہم تو داعشی طالبانی پاکستان کو ماننے
والے نہیں ہیں اگر پاکستان کی اسٹیبلشمنٹ مستقبل میں داعشی منصوبہ کے خلاف ہے جو
عالمی سامراج نے جان پوپ پال کے اعلان کہ اکیسویں صدی دنیا میں عیسائیت کے
غلبہ کی صدی ہوگی اسکے اس اعلان کے بعد صرف مسلمان انڈونیشیا سوڈان صومالیہ

نائیجیریا عراق افغانستان مصر لبیا میں قتل ہو رہے ہیں اور مسلم ریاستیں عیسائی ممالک
کے نام سے اقوام متحدہ کی ممبر شپ لے رہی ہیں تو ایسے قیامت خیز معاملوں پر پاکستان
اسٹبلشمنٹ نے کونسی اسلام دوستی دکھائی ہے ہمیں تو پاکستان سرکار کی ایسے معاملات
پر خاموشی اور سامراج کی مسلم کش اسکیموں پر چپ رہنے سے لگتا ہے کہ یہ سب مل
کر جان پوپ پال بنی ڈکٹ کی پیشگوئی کو کامیاب کرا رہے ہیں یہ دنیا میں عیسائیت کو
غلبہ دلانے کی خاطر ڈبل نوکری کر رہے ہیں ہمیں اگر اعتماد آجائے کہ ہماری وردی
پوش اسٹبلشمنٹ گورے سامراج کے خلاف ہے اور ہم کالوں کی وفادار ہے تو ہمیں
پاکستان سے کیوں اختلاف ہوگا سو ملکی اسٹبلشمنٹ کی گورے سامراج کے لئے چمچہ
گیری کی وجہ سے تو ہمارے بلوچ بھائی بھی کہہ رہے ہیں کہ ہم چمچوں کے چمچے کیوں
بنیں اس سے اچھا ہے کہ براہ راست ہم بھی انکی طرح دیگ کے چمچے بنیں، پاکستان
کے حکمرانوں کو لاہور کے شاعر حبیب جالب نے بہت کہا کہ ہم لڑیں امریکیوں کی
جنگ کیوں۔ لیکن یہ ہیں مثل بیگانہ شادی میں عبداللہ دیوانہ۔ پاکستان بنایا ہی اسلئے گیا
ہے کہ یہ پرائی لڑائیوں میں سامراج کو کندھا دینے کیلئے ہر وقت حاضر رہے اور وہ بھی
اسلام کے نام پر، اب جو ملک شام کے محاذ پر یورو اور ڈالر کی جنگ لگنے والی ہے اس میں
اسرائیل اور امریکہ کا پروردہ ابوبکر بغدادی خلافت اسلامیہ کے قیام کے نام کے حوالہ
سے اس جنگ کو کفر اسلام کی جنگ کا نام دینے کی ابتدا کر چکا ہے۔ کل کو امریکہ
افغانستان میں سوویت یونین کے خلاف مارکسزم کے معاشی نظریہ کو مسلم ممالک کے
مفتیان اسلام سے کفر کی فتوائیں دلا کر سرمایہ دارانہ نظام کی فتح کرا چکا ہے اب شام کے
خلاف اسکی یہ جنگ ڈالر کو بچانے کے لئے یہ بھی اسلام کے نام پر دوسری جنگ ہوگی
اس میں بھی اس جنگ کو مذہب کا لبادہ اوڑھانے کے لئے داعشیوں کی ساتھی جماعت
اسلامی اور پاکستانی آرمی کے پروردہ طالبان کا تعاون کہیں در پردہ اور بالواسطہ اور کہیں
ظاہر اور بلاواسطہ نظر آرہا ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا (6-66) یعنی اے امن عالم کے ذمہ دار مؤمنو! خود کو اور اپنے نظریاتی ساتھیوں کو (زر
کے استحصال اور ذخیرہ اندوزی کی) آگ سے بچاؤ۔ قرآن حکیم نے لفظ اہل کی ایک
معنی نظریاتی ساتھی بھی بتائی ہے (46-11) سو ہمارے ملک پاکستان کے ناخداؤں
نے اپنے لئے نیٹو کی رجیم کو اپنا نظریاتی سرپرست بنایا ہے پھر نیٹو والے چند ڈالروں کے

عوض ان سے مسلسل ملک کی نوجوان نسل ذبح ہونے کے لئے خرید کرتے ہیں۔ ملک
کے سربراہوں کو ہمارے مقامی خفیہ حکمران باہر کے دوروں پر بھیجتے ہیں کہ دنیا کے
سرمایہ داروں کو منت سماجت کر کے کہیں کہ ہم بکاؤ مال ہیں ہمارے ملک کے سارے
اثاثے بکاؤ مال ہیں، جو چاہو ہم اپنی چیزیں آپکے قدموں میں رکھنے کے لئے تیار ہیں،
ہماری ہر چیز برائے فروخت ہے، بولو! کیا کیا خریدو گے، جناب یہ ہے ہمارا ملک پاکستان
جو دنیا میں مسلم ممالک کا چیمپین ہونے کا مدعی ہے جناب قارئین! ہمارے اس جیسے
ملک کو عالم اسلام کا چیمپین بننے کا چکمہ بھی اسلئے دیا گیا ہے جو انکے ہاں پروردہ طالبان
تنظیم اسلام کے نام پر اپنوں کو مارنے کے لئے ہر وقت تیار ہیں ان اسلام کے
ٹھیکیداروں نے داعشی تحریک کے خلاف تفصیل کے ساتھ کچھ بھی نہیں بولا وہ اسلئے
کہ مسلم امت کے اندر اس قسم کی مذہب کے نام پر بنی ہوئی سیاسی، تبلیغی اور جہادی
تنظیمیں سب کی سب اپنوں کو یعنی مسلم امت والوں کو کافر بنا بنا کر مارنے کے لئے تیار
کی گئی ہیں، جسکے ساتھ آنجھانی جان پوپ پال بنی ڈکٹ کی دعوی کہ اکیسویں صدی دنیا
میں عیسائیت کے غلبہ کی صدی ہوگی کو ایسی اسلامی تنظیموں کے ہاتھوں مسلم لوگوں کو
بے دین اور کافر کہہ کہہ کر اتنا تو دیوار سے لگائیں جو وہ مجبور ہو کر عیسائی بنجائیں کیونکہ
جب وہ عیسائی بنجائیں گے تو انکو ملک کی کوئی بھی مذہبی تنظیم چھ کلمے پڑھانے کی تبلیغ
نہیں کریگی اور نہ ہی انکی عورتوں کو برقعہ نہ پہننے پر سزا دیگی، جناب قارئین! میں نے
شروع مضمون میں جو عرض کیا کہ عالمی سامراج نے فکر قرآن اور متن قرآن کو دنیا
سے مٹانے کے لئے ہر دور میں داعشی مثل لوگ اسلام کے اندر ملت اسلامیہ میں
مذہبی برقعوں میں بھیجے تھے انکو ملمع سازیوں اور تقدس کے چوغوں میں اتنا تو چھپایا جو
کسی کے لئے لکھا کہ اس امام نے چالیس سالوں کی راتوں میں عشاء کے وضو سے فجر کی
نماز پڑھی اور نوافل کی عبادت میں رات کو پورے قرآن کا ختم پڑھا، اور چالیس سالوں
کے سارے دنوں کے روزے رکھے اور کسی امام کے نام سے یہ مشق بیس سال کی لکھی
ہے کسی امام کے اللہ سے ہمکلام ہونے کی باتیں لکھی گئی ہیں اور کئی اماموں کے پاس
ملائکوں کے آنے جانے کے قصے لکھے ہوئے ہیں اب سادہ اور علم و عقل سے پیدل
لوگ ایسے داعشی قسم اماموں کے اتنے تو معتقد ہو گئے ہیں جو ماضی کے ایسے برقعہ پوش
داعشیوں کے پول کھولنے پر لوگ لڑنے کو آجاتے ہیں۔

ابھی جو سامراج ٹارزن کی واپسی کی طرح پھر سے بوریا بستر لارہا ہے جسکے لئے اس نے ہماری دھرتی کے خزانوں کی لوٹ مار کی کامیابی کے لئے پیشگی ہمارے ملک میں صوفی ازم کو اپنی تاش کے دوسرے پتے کے طور پر پھینک دیا ہے ایک طرف صوفی ازم نظریہ کی یونیورسٹیاں کھولنے کا پروگرام ہے دوسری طرف ان کی سرپرستی طاہر القادری جیسے صوفی کو دینے کا پروگرام ہے جو اپنے ادارہ منہاج القرآن لاہور میں جناب رسول علیہ السلام کو ہوائی جہاز کے ذریعے لاکر چائے پلاتا ہے "العیاذ باللہ" اور تصوف کی تعلیم کے سلیبس کا بنیاد اس پر ہوگا کہ غریبی اور امیری اللہ کے ہاتھ میں ہے، دنیا میں جو بھی کچھ ہو رہا ہے وہ سب اللہ کی مرضی کے مطابق ہو رہا ہے، اس میں کسی کا کوئی دخل نہیں ہے۔

امت مسلمہ کی ڈیڑھ ہزار سال کی تاریخ میں جتنے بھی داعشی قسم کے لوگ اور انکی تبلیغی اور سیاسی اور جہادی تنظیمیں گذری ہیں ان کے سامراجی فرستادہ ہونے کا دلیل یہ ہے کہ انہوں نے ہمیشہ دین کی تعبیر کے لئے بجاء قرآن کے امامی علوم اور علم روایات کو دین کا اصل قرار دیا ہوا ہے۔ جبکہ خود جناب خاتم الانبیاء جیسی ہستی کو بھی حکم دیا ہوا ہے کہ قرآن کے ملنے سے پہلے اپنی طرف سے حدیثیں بیان نہ کیا کرو (20-114) اور دین صرف قرآن سے پیش کرو (45-50) اگر میرا یہ رسول اپنی طرف سے قوانین دین کے لئے اپنے اقوال پیش کرے گا تو ہم اسے طاقت سے پکڑ کر اس کے سانس لینے والی رگ کو کاٹ دیں گے۔ (69-44)۔

انکی اصل جنگ قرآن سے ہے

عالمی سامراج نے ماضی کے اندازاً ڈیڑھ ہزار سال میں دنیا سے قرآن کو ختم کرنے کی ان گنت سازشیں کیں اور خود مسلم امت کے فرقوں کی معرفت خلاف قرآن کئی مہمیں چلائیں اور ہفوات سے بھرپور بے معنی اور پھس پھسے قسم کے اعتراضات اور شوشے چھوڑے پھر بھی قرآن کا متن اللہ کے اعلان کے مطابق (9-15) میدان علم میں ڈٹا ہوا ہے سو پریشان ہو کر قرآن دشمن نیٹو برادری نے ایک

طرف سعودی حکومت مصری حکومت کویتی حکومت، اور پاکستانی اہل حدیثوں کے ہاتھوں قرآن حکیم میں فن قرائت کے بہانے قرآن میں ملاوٹ کر کے اصلی محمدی نسخہ قرآن کو دنیا سے ہٹانے اور مٹانے کی کوشش کی ہے، پھر دوسرے نمبر پر امت مسلمہ میں خفیہ فنڈوں سے تنخواہوں سے اور پر تعیش آسائشوں اور اختیارات سے نیز حکومتی تحفظ سے ایسے ایسے تبلیغی اور جہادی لوگ لائے ہیں جو عام امن پسند لوگوں کو کبھی ناموس رسالت کی ہتک کا الزام لگا کر قتل کر دیتے ہیں جس طرح پنجاب کا گورنر سلمان تاثیر مارا گیا اور کئی لوگوں کو اسطرح کے الزامات سے گرفتار کر کے قید کرایا گیا اور ان کو عدالت سے سزائیں دلائی گئیں اور جن ججوں نے ایسے ملزموں کو سزائیں نہیں دی تو انکا پاکستان میں رہنا محال بنایا گیا اور وہ جج ملک چھوڑنے پر مجبور ہو گئے سابق صدر پاکستان آصف زرداری کو کسی نے کہا کہ قرآن حکیم کے دلائل لَآ إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ قَد تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ (2-256) لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ (109-6) وغیرہ سے یہ بلاسفیمی لا غلط ہے اسے اسمبلی میں ان آیات کریمہ کے حوالہ سے منسوخ کرایا جائے تو جواب میں صدر صاحب نے کہا کہ قرآن کی یہ آیات برحق ہیں انکے حوالہ سے قانون بھی غلط ہے لیکن اسمبلی کے اندر اس قانون کو چیلنج کرنا ملک کی مذہبی پیشوائیت کی رضامندی کے بغیر مشکل ہے یعنی چہ جائیکہ ہاؤس کی اکثریت بھی قرآن کے دلائل کا ساتھ دے گی پھر بھی ہم یہ بل اسمبلی میں ملاؤں کی رضا کے بغیر موو بھی نہیں کر سکتے اس سے ثابت ہوا کہ ملک کی مذہبی پیشوائیت قرآن دشمن عالمی طاقتوں کی لے پالک ہے۔ اور باخبر لوگ جانتے ہیں کہ یہ بل ذوالفقار علی بھٹو سے اسکے اقتدار کو طول دینے کی لالچ دیکر نافذ کرایا گیا تھا جسے بعد میں ضیاء الحق نے بھی توثیق بخشی تھی۔ اب جو ابو بکر بغدادی نے خلافت اسلامیہ قائم کرنے کے اعلان کے ساتھ یہ بھی کہا ہے کہ میں کعبۃ اللہ کو منہدم کرونگا تو اسکو یہ ہدف آخر کس نے دیا ہوگا؟ ہمیں تو یاد ہے کہ ہمفرے نے اپنی ڈائری میں لکھا ہے کہ برطانیہ سرکار کی جانب سے محمد بن عبدالوہاب کو شیخ الاسلام (داعشی مثل) بناتے وقت جو جو قبور اور گنبد مسمار کرنے کی لسٹ دی گئی تھی ان میں روضہ رسول بھی شامل تھا اسنے جب سواء روضہ رسول کے اور سب گرائے تو اسکے نگران خفیہ انگریز جاسوس افسر نے اسے کہا کہ باقی یہ روضہ رسول بھی مٹادو! تو محمد بن عبدالوہاب نے کہا کہ یہ کام کرنے سے پھر ترک حکمران مجھے

مارڈالینگے۔ اور ہمیں یہ بھی یاد ہے کہ بارک اوبامہ نے اپنی پہلی صدارتی الیکشن کے کسی جلسہ میں کہا تھا کہ میں اگر امریکہ کا صدر ہو جاؤنگا تو مسلم لوگوں کے شہر مکہ کا مرکز کعبہ مسمار کر دونگا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اوبامہ کو ان دنوں معلوم ہوا ہو گا کہ انکی سی آئی اے کی طرف سے کعبۃ اللہ کو مسمار کرنے والا ابو بکر بغدادی ابھی اسرائیل میں زیر تربیت ہے تھوڑے ہی عرصہ میں اسے خروج کرایا جائے گا۔

محترم قارئین! عالمی سامراج امت مسلمہ سے 132 ہجری تک معنا قرآن حکیم چھیننے میں کامیاب ہوا، اسکے بعد سے جو مخالف قرآن علوم کی یلغار ہوئی ہے اسکے ذریعے آج تک ہمارے ساتھ سامراج جو حشر کر رہا ہے صدیوں سے ہم اسکے بچہ جمبھورا، آجا، آگیا، کی طرح فرمانبردار بنے ہوئے ہیں۔

ہیں ستارے کچھ۔ نظر آتے ہیں کچھ

تقسیم ہند سے پہلے پاکستان بنانے کیلئے سر سید احمد خان کے فرضی حوالہ جات سے اور علامہ اقبال، علامہ پرویز کی معرفت لاف زنیاں کی جاتی رہیں کہ مسلم امت کیلئے جب یہ عظیم الشان مملکت پاکستان معرض وجود میں آئیگی تو ہر طرف قرآن کی تعلیم اور برکات کا دور دورہ ہو گا، سر سید پاکستان کیلئے علامہ اقبال کا خواب دیکھنے سے کوسوں پہلے مر چکے تھے اور وہ ہندستان کے بٹوارے کے قائل بھی نہیں تھے اور علامہ اقبال بھی خواب دیکھتے ہی چل بسے تھے اور علامہ پرویز نے ملک بننے کے بعد تھوڑے ہی دنوں میں گلبرگ لاہور میں واقع بزم طلوع اسلام کی چار دیواری کے اندر پس دیوار زندان کی طرح محصور رہنے میں اپنی عافیت سمجھی کہ کہیں قرآن کا نام لینے کے جرم میں اسے قتل نہ کیا جائے اور جو علامہ مودودی صاحب تحریک آزادی کیلئے انگریزوں کے خلاف ہلچل کے وقت قیام پاکستان کے سخت مخالف تھے قیام مملکت کے فی الفور بعد اسے پاکستان میں اسلام کو قائم کرنے کی تحریک کا چیمپین بنایا گیا پھر جو ملک کے مخفی مقاصد کے لئے انگریزوں کی طرف سے ذمہ دار لوگ تھے انہوں نے 1940ء کی قرار داد مقاصد پاکستان سے انحراف اور غداری کرنے کیلئے مذہبی پیشوائیت کا سہارا لیا اور 1949ء مارچ میں حاجی مولا بخش سومرو کے مکان پر کراچی میں ملک کے جملہ مذہبی فرقوں کے مولوی حضرات کو مدعو کیا گیا کہ وہ ملکر متحدہ اسلام کے نام سے مقاصد کی فہرست تیار کریں پھر انکو کاریگروں کی رہنمائی میں ایسی ہدایات دی گئیں جو

وہ مقاصد ون یونٹ سے بھی بدتر ثابت ہوئے پھر انکو قرارداد مقاصد پاکستان کا نام دیا گیا جو آج تک بننے والے جملہ آئینوں کا روح ہے مجھے اس قصہ سے ملک کی مذہبی پیشوائیت کی اصل تصویر اور مصرف پیش کرنا مقصود ہے، جس کو سامراج کے آج کے داعش مثل سمجھا جاسکتا ہے مجھے انکے سامراج سے باطنی روابط کا قارئین کو علم دینا مقصود ہے اس اجتماع میں مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے امیر مرحوم مولانا محمد علی جالندھری صاحب بھی شریک ہوئے تھے میرے اسکے ساتھ قریبی روابط رہے ہیں جنکا تفصیل نہیں لکھ رہا جو وہ بے محل ہو گا انسے میرے ساتھ بیان کیا کہ اس میٹنگ کے موقعہ پر اصل کارروائی کے سواء کی مجلس میں میں نے مودودی صاحب کو کہا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ امریکہ چودھری محمد علی کو پاکستان کی وزارت عظمٰی کے عہدہ سے ہٹا رہی ہے تو جواب میں مودودی صاحب نے کہا کہ ایسی کوئی بات نہیں ہے اور جب تک امریکہ نے مجھ سے نہیں پوچھا تو وہ اسے کسطرح ہٹا سکتی ہے اب قارئین لوگ بتائیں کہ کیا داعش مثل ایجنٹوں کو کوئی سینگ تو نہیں ہوتے میں قارئین کی خدمت میں ہر دور کی داعش مثل لوگوں اور تنظیموں کا تعارف طوالت مضمون کی وجہ سے پیش نہیں کر سکوں گا، 1953ء میں قادیانیوں کے خلاف انہیں اقلیت میں قرار دینے کی ملک بھر میں تحریک چلائی گئی تھی جس میں لاکھوں لوگ گرفتار ہوئے تھے ملک کے سارے جیل اتنے تو بھر گئے تھے جو ان میں مزید قیدیوں کی گنجائش نہیں رہی تھی پھر احتجاج کرنے والوں کو باہر میدانوں میں خاردار تاروں میں قید کیا گیا اور شہر لاہور میں اس تحریک کا ایک بڑا احتجاجی جلوس نکلا جس پر مال روڈ سے گزرتے وقت جنرل اعظم خان نے گولی چلانے کا حکم دیا تو چند منٹوں میں دس ہزار سے زائد لوگ قتل ہو گئے پھر قائدین تحریک کو گرفتار کرنے کے بعد انپر جو مقدمہ چلایا گیا جن کے اندر کئی عالموں کے ساتھ مودودی صاحب بھی گرفتار ہوئے تھے عدالت میں عطاء اللہ شاہ بخاری کا بیان تھا کہ یہ جو دس ہزار لوگ قتل ہوئے ہیں یہ سب میری طرف سے تحریک چلانے کی وجہ سے ہوئے ہیں میں ان سب کے قتل ہونے کا ذمہ دار ہوں میں نے یہ کام اپنے نانا محمد الرسول اللہ کی ختم نبوت کو بچانے کے لئے کیا ہے میں اس جرم کا اقرار کرتا ہوں اگر یہ جرم ہے تو مجھے پھانسی دی جائے میری نظر میں میرے نانا کی ختم نبوت دس ہزار لوگوں کے قتل سے زیادہ قیمتی ہے عدالت کے اسی کٹہرے میں دوسرے ملزم

موودودی صاحب کو جب کھڑا کیا گیا تو اسنے کہا کہ مجھے اس تحریک ختم نبوت کے ساتھ کوئی تعلق اور واسطہ نہیں ہے مجھے مال روڈ کے جلوس اور اموات کے معاملہ میں گرفتار کرنا ایسا ہے جیسے کوئی آدمی روڈ سے پرے ہٹ کر کھڑا ہو اور ڈرائیور گاڑی کا اسٹیرنگ موڑ کر نیچے کھڑے ہوئے اس آدمی پر گاڑی چڑھادے آگے چلکر مولوی لوگوں نے موودودی صاحب کے ایسے موقف پر اسکی اسلامی حیثیت کو چیلنج کیا اور اسکو مرزائیوں کا ساتھی کہنا شروع کیا جس سے اسکے لئے آگے چل کر اسلامی تحریک کا چیمپین بنا رہنا مشکل ہو گیا سو کچھ دنوں بعد اسنے مسئلہ ختم نبوت کی حمایت میں ایک پمفلٹ لکھا جسکی وجہ سے اسے گرفتار کرکے عدالت نے مسئلہ ختم نبوت کی حمایت میں پمفلٹ لکھنے کے جرم میں پھانسی کی سزا سنادی پھر موودودی صاحب کی جماعت نے پھانسی کے فیصلہ کے خلاف جو تحریک چلائی اس سے موودودی کی گری ہوئی ساکھ کو سود سمیت سہارا مل گیا لوگوں نے شاید اسطرف کم ہی توجہ کیا ہو کہ جو عطاء اللہ شاہ بخاری دس ہزار لوگوں کے قتل کی ذمہ داری قبول کرتے ہوئے اپنے لئے جج کو پھانسی دینے کا مطالبہ کر رہا تھا اسے تو پھانسی نہ دی گئی لیکن موودودی صاحب کو ایک مضمون لکھنے پر پھانسی سنادی گئی 60-1959ع میں میں مدرسہ دارالہدیٰ ٹھیڑہی میں پڑھتا تھا وہاں کے شیخ الحدیث مولانا غلام قادر میمن نے اپنے پاس رکھا ہوا ایک پرانہ رسالہ دکھایا جو لائل پور (فیصل آباد) کے کسی اہل حدیث تنظیم کے عالم کی ادارت میں نکلتا تھا اس میں یہ بات لکھی ہوئی تھی کہ موودودی صاحب جس دن رسالہ ختم نبوت کے مسئلہ لکھنے پر گرفتار کئے گئے تھے اسی تاریخ کی رات کو وہ ملک کے وزیر اعظم چودھری محمد علی کے ساتھ رات کے دو بجے تک محفل کرتے رہے ہیں اور آنیوالے دن کی صبح کو گرفتار ہوئے ہیں اور پھر کچھ کارروائی کے بعد اسے پھانسی کی سزا سنائی گئی تھی میں نے ایک ملاقات میں پیر صاحب پاگارہ مرحوم سے کہا کہ آپ اس پہلی ختم نبوت تحریک پر تبصرہ کریں تو انہوں نے بتایا کہ یہ درپردہ تحریک چودھری محمد علی نے گورنر جنرل خواجہ ناظم الدین بنگالی کو عہدہ سے ہٹانے کے لئے چلائی تھی خواجہ صاحب کو مرزائی نوازی کا الزام دے کر۔۔۔ اس کے سواء اس تحریک کا کوئی بھی اور مقصد نہیں تھا۔ پیر صاحب نے فرمایا ہمارے اکثر مذہبی پیشوا ثواب کمانے کے جذبہ میں معاملات کے پس منظر جانچنے کی زحمت نہیں کرتے، میرے ساتھ محمد شاہ امروٹی نے ذکر کیا کہ میں بھی اس تحریک میں حصہ لینے کی پاداش

میں قید ہوا تھا اور قید میں ہی ہمیں علم ہوا کہ یہ تحریک چودھری محمد علی نے خواجہ ناظم الدین کو اقتدار سے ہٹانے کیلئے ایک ڈرامہ کے طور پر کھڑی کی ہے میری پیر صاحب پگارا کے ساتھ مذکورہ ملاقات میں محمد شاہ امروٹی بھی شریک تھے۔ آج یہ مضمون بتاریخ 26-09-2014 لکھتے وقت سے اندازا ایک ہفتہ قبل ایک خبر اخبارات میں آئی کہ ابو بکر بغدادی داعش کے سربراہ ایک حملہ میں مارے گئے میں نے خبر پڑھتے ہی وہاں موجود کسی ساتھی سے کہا کہ یہ خبر سراسر جھوٹی ہے اور امریکہ کی داعش سے دشمنی جتوانے کے لئے چلائی گئی ہے اور اس خبر سے وہ داعش کے حامیوں کے اندر بھی اسکی اہمیت بڑھانا چاہتے ہیں۔ تاریخ سامراج کے ایسے داعش مثل لوگوں پر جڑتوڑ اور نورا کشتی والے قاتلانہ حملوں اور پھانسیوں کی خبروں اور واقعات سے بھری ہوئی ہے۔
امام خمینی جب شاہ ایران کے خلاف اپنے انقلاب کو کامیاب کرکے ملک ایران کا بادشاہ اور بادشاہ گر بنا تھا تو ان دنوں جناب موودودی صاحب کا بیان پاکستان کی ایک اخبار میں چھپا تھا جسکا خلاصہ یہ تھا کہ خمینی کے آنے کے بعد اپنی مشن کیلئے مجھے اپنے مرجانے کا افسوس نہیں ہوگا۔

کند ہم جنس باہم جنس پرواز۔۔۔ کبوتر با کبوتر باز با باز

جناب قارئین! اصل بات یہ ہے کہ کسی بھی مدعی اسلام کو جو کسی بھی جہادی، تبلیغی، سیاسی حوالہ سے مذہب کے پلیٹ فارم پر کوئی بھی دعویٰ کرنے والا ہو اسکو صرف اور صرف خالص قرآن کی کسوٹی پر پرکھا جائے گا تو اسکے کھرے اور کھوٹے ہونے کی خبر لگ جائے گی ورنہ رائج الوقت مدعیان تحریکات اسلامیہ کا مدار صرف علم روایات اور امامی علوم پر ہے جو وہ بھی خلاف قرآن علوم ہیں اور ان تحریکوں کے بانیان کا قبلہ استحصالی سامراج کی طرف ہے ان سامراجی داعشین زمانہ سے قرآن کے علاوہ کوئی بھی علم آپکو چھڑا نہیں سکے گا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَ اللَّهِ وَآيَاتِهِ يُؤْمِنُونَ (45-6)

خلاصہ: پس اللہ کی احادیث اور آیات کے بعد کون سی ایسی چیز ہے جس پر یہ لوگ ایمان لائیں گے۔

شروع اسلام میں قدیم سامراج یہود مجوس و نصاریٰ نے، اللہ کی جانب سے انسانوں کے لئے امن و سلامتی اور بقاء باہمی کی خاطر دئے ہوئے منشور حیات "قرآن" کو رد کرنے کیلئے، جو متبادل امامی علوم دئے، ان نقاب پوش داعشین زمانہ کے خلاف

فریاد

بخدمت جناب چیف جسٹس صاحب سپریم کورٹ پاکستان اسلام آباد۔

اور چیف جسٹس حضرات صوبہ جات ہائی کورٹس، کراچی، لاہور، پشاور، کوئٹہ۔ نیز صدر پاکستان وزیر اعظم پاکستان اسلام آباد و وزراء اعلیٰ صوبہ جات پاکستان۔

جناب اسپیکر صاحب قومی اسمبلی اسلام آباد، اور چیئرمین سینٹ پاکستان اسلام آباد

اور تمام عالم اسلام کے درد مند دانشور مسلم لوگو!

فریاد

جناب عالی!

عرصہ دراز سے دشمنان اسلام ڈنمارک ناروے والے یا برطانیہ سے سلمان رشدی کے قلم سے جناب رسول اللہ سلام علیہ کے شان اقدس کے خلاف نہایت غلیظ قسم کی گستاخیاں کرتے آرہے ہیں۔ انکے رد میں امت مسلمہ کے غیور لوگ بھی احتجاج کرتے رہتے ہیں، لیکن ضروری معلوم ہوتا ہے کہ پہلے اپنے گھر کے علوم کی بھی چھان بین کریں کیوں کہ دشمنوں کو ان کی گستاخیوں کا سارا مواد دین اسلام کے نام سے ایجاد کردہ علوم حدیث وفقہ سے ملا ہوا ہے، جو کہ صدیوں پہلے قرآن مخالف، امامی گروہ، کا ایجاد کیا ہوا ہے، جن کے نہایت مختصر حوالہ جات بطور نمونہ آپ کی اور امت مسلمہ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں اور التجا کرتے ہیں کہ ایسے علوم کو مدارس دینیہ کے نصاب تعلیم سے خارج کرواکے ان کی جگہ خالص قرآن سے استخراج جزئیات کی تعلیم عام لوگوں کو بالخصوص امت مسلمہ والوں کو اور ان کی نئی نسل کو پڑھائی جائے۔

نیز براہ راست قرآن سے ملے ہوئے مسائل حیات کو نہ پڑھانے والے مدارس پر بندش عائد کی جائے۔

مروجہ علم حدیث کا جناب رسول علیہ السلام کی ذات اقدس پر بہتان اور تبرا

آبادی سے دور کھجور کے باغ میں جونیہ نامی عورت لائی گئی تھی جسے رسول نے کہا کہ (نعوذ باللہ) 'ھبی نفسك لی' تو خود کو میرے حوالے کردے، تو اس عورت نے جواب میں کہا کے وھل تھب الملکه نفسھا لسوقه ؟ یعنی کیا کوئی رانی یا شہزادی اپنے آپ کو کسی بازاری شخص کے حوالے کر سکتی ہے؟
(حوالہ کتاب بخاری، کتاب الطلاق کی چوتھے نمبر والی حدیث) ہم اپنی طرف سے اس حدیث پر کوئی تبصرہ نہیں کر رہے۔

دوسری حدیث۔ سمعت انس بن مالك قال جائت امرأة من الانصار الى النبی علیه السلام فخلا بها فقال و الله ان کن لا حب الناس الی۔ یعنی ایک انصاری عورت جناب رسول علیہ السلام کی خدمت میں آئی (نعوذ باللہ) آپ نے اس کے ساتھ خلوت کی، اس کے بعد اس سے کہا کہ قسم اللہ کی کہ تم (انصاری) عورتیں سب لوگوں میں سے مجھے زیادہ محبوب ہو۔ (حوالہ، کتاب النکاح بخاری حدیث نمبر ۲۱۸) اس حدیث پر بھی پڑھنے والے خود سوچیں میں کوئی تبصرہ نہیں کر رہا۔

محترم قارئین! اسوہ حسنہ کے قرآنی سمبال عفت مآب ہستی جناب رسول علیہ السلام کے شان اقدس کے خلاف عربی مدارس کے نصاب تعلیم کی ان غلیظ تہمتوں کے بعد انکا مزید الزام یہ بھی ملاحظہ فرمائیں کے جناب رسول علیہ السلام نے قرآن پہنچاتے وقت معاذ اللہ کفار کے ساتھ انکے بتوں لات، عزیٰ اور منات کو سجدہ بھی کیا ہے۔

امام بخاری کا جناب رسول کو مشرکوں کے ساتھ بتوں کی تعظیم میں سجدہ کرتے ہوئے دکھانا وہ بھی نبوت ملنے کے بعد۔

علم حدیث کے فن میں امام واقدی کا بھی بڑا نام ہے جسکی روایت ہے کہ جناب رسول علیہ السلام کفار مکہ کے سامنے سورت النجم کی آیت کریمہ پڑھ رہے تھے کہ أَفَرَأَيْتُمُ اللَّاتَ وَالْعُزَّىٰ۔ وَمَنَاةَ الثَّالِثَةَ الْأُخْرَىٰ (20-53) اس آیت کے بعد بجاء اللہ سے ملی ہوئی وحی کردہ اگلی آیت 21 کے پڑھنے کے فرمایا کہ تلك الغرانیق العلیٰ وان شفاعتھن لترتجی یعنی یہ بت بلند وبالا ہستیاں ہیں انکی شفاعت اور سفارش میں قبولیت کی امید کی جاسکتی ہے اور ان بتوں کی تعظیم میں جناب رسول اوراسکے مؤمنین صحابہ سمیت اور مشرکین کفار سب ایک ساتھ سجدہ میں پڑ گئے
اب اس واقدی کی روایت کو قارئین مہربان ذہن میں رکھتے ہوئے کتاب بخاری کی اس حدیث پر غور کریں جس میں ہے کہ عن ابن عباس ان النبی ﷺ سجد بالنجم وسجد معه المسلمون والمشركون والجن والانس۔ حوالہ ابواب الکسوف باب سجود المسلمین مع المشرکین باب نمبر 686 حدیث نمبر 1006 یعنی ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے سورۃ النجم پڑھتے ہوئے سجدہ کیا اور ان کے ساتھ سجدہ کیا مسلموں نے مشرکوں نے جنوں نے انسانوں نے۔ اس حدیث میں امام بخاری نے واقدی کی حدیث کا دوسرا حصہ یعنی نبی اور کافروں کا ایک ساتھ سجدہ کرنا تو مان لیا باقی اگر لات عزی منوۃ اخریٰ کے بعد انکی شان میں تعریفی اور تعظیمی جملے تلک الغرانیق العلی وان شفاعتھن لترتجی نہیں بولے مگر ایسے جملے

بولنے کے بجاء انکی مطلوبہ تعظیم یعنی عملی طور پر بتوں کی بلند مقامی کو تسلیم کرتے ہوئے انکو سجدہ کرادیا یہ تو واقدی سے بھی بازی لے گئے

قرآن سے کچھ آیات گم ہو جانے کی حدیث

اس موجود قرآن میں سے رجم کی سزا یعنی مرد اور زانیہ عورت کو سنگسار کر کے موت دینے والی آیت بھی گم ہو چکی ہے اور باپ دادوں سے رغبت نہ کرنا یہ کفر ہے، یہ آیت بھی نازل ہوئی تھی جواب گم ہو گئی ہے (حوالہ کتاب بخاری، کتاب المحاربین باب رجم الحبلی من الزنا اذا احصنت۔ حدیث نمبر ۱۷۳۰۔ حوالہ دوم باب الرجم کتاب ابن ماجہ صفحہ ۱۸۳ مطبع قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی)

دوسری حدیث عن عائشہ قالت لقد نزلت آیۃ الرجم و رضاعۃ الکبیر عشرا ولقد کان فی صحیفۃ تحت سریری فلما مات رسول اللہ علیہ السلام و تشاغلنا بموتہ دخل داجن فاکلھا۔ یعنی عائشہ سے روایت ہے کہ آیت رجم اور بڑی عمر والے کو دودھ پلانے کی آیتیں نازل ہوئیں تھیں جو میرے صحیفہ قرآن میں لکھی ہوئی تھیں جو میرے سرھانے کے نیچے رہتا تھا پھر جب رسول اللہ کی وفات ہوئی ہم اس میں مشغول ہو گئے تو گھریلو بکری داخل ہو کر وہ قرآن کھا گئی۔ (حوالہ، کتاب ابن ماجہ باب رضاع الکبیر صفحہ ۱۳۹ مطبع قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی)

قرآن حکیم میں علم حدیث کی معرفت معنوی تحریف

قرآن حکیم کی اصطلاحات صبر۔ شکر۔ صوم۔ صلوٰۃ۔ حج۔ مسجد۔ طواف۔ اعتکاف اور بھی کئی ساری انقلابی اِنتظامی الفاظ کی معانی میں تحریفات کر کے انکا مفہوم بگاڑا

گیا ہے جن سب کا تفصیل موجب طوالت ہوگا میں اس فریاد میں صرف لفظ صوم جو ایک عدالتی سزا بھی ہے اس میں علم حدیث کے جانب سے کی ہوئی تحریف کی مثال عرض کرتا ہوں قرآن نے فرمایا ہے کہ روزہ رکھنے کی شروعات فجر کے وقت (صبح) سے لیکر رات (عشاء) تک ہے (187-2) لیکن احادیث کے اندر الفاظ قرآن فجر اور لیل کی معنی بدل کر سحر اور مغرب قرار دی گئی ہے، جبکہ قرآن میں یہ دونوں لفظ یعنی سحر اور مغرب دسیوں مرتبہ استعمال تو کئے گئے ہیں لیکن ایک بار بھی صوم کے ساتھ استعمال نہیں کئے گئے۔

زعماء امت مسلمہ!

کرمنالاجی کے باب انویسٹیگیشن کا یہ مسلمہ اصول ہے کہ چور کو پکڑنے کیلئے اسکی واردات کی تفصیل پر غور کرو کہیں نہ کہیں آپکو ضرور ایسے نشانات مل جائیں گے جن سے آپ مجرموں اور انکے جرائم تک پہنچ جائیں گے امامی علم حدیث کے پرستار قرآن پر کئی حملے کرتے ہیں کہ فلاں بات علم حدیث سے ملی ہے قرآن میں اسکا ذکر تک نہیں وغیرہ یہ لوگ کہتے ہیں کہ سال کے بارہ ماہ کے نام علم حدیث میں ہیں قرآن نے نہیں بتائے اس موضوع پر تو میری کتاب "عربی مہینے قرآن کی نظر میں شمسی کیلنڈر کے مطابق ہیں" موجود ہے، لیکن علم حدیث بنانے والوں نے جو عربی جنتری کا خانہ خراب کیا ہے میں اسکا مختصر ذکر کروں کہ قرآن نے حج کے تین مہینے بتائے ہیں علم حدیث نے صرف ایک مہینہ کا نام ذوالحج رکھا ہے قرآن حکیم نے حرام کردہ یعنی محرم مہینے چار عدد بتائے ہیں جبکہ حدیث سازوں نے صرف ایک مہینہ کا نام محرم رکھا ہے ان دو ماہ کے علاوہ بقایا دس ماہ کے ناموں سے معنی کے لحاظ

سے ثابت ہوتا ہے کہ عربی سال کی جنتری شمسی کیلنڈر سے تعلق رکھتی تھی لیکن حدیثیں گھڑنے والوں نے اسے قمری کیلنڈر میں جڑ دیا ہے۔

جنابِ رسول علیہ السلام کے پیچھے نماز پڑھنے والے اصحاب رسول کی کردار کشی کی حدیث۔

ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک بہت ہی خوبصورت عورت رسول کے پیچھے (عورتوں کی صفوں میں) نماز پڑھا کرتی تھی تو بعض لوگ جان بوجھ کر پچھلی صف میں ہٹ کر نماز میں شریک ہوتے تھے رکوع کے دوران بغلوں سے اس عورت کو جھانک جھانک کر دیکھتے تھے۔(حوالہ جامع ترمذی جلد دوم ابواب التفسیر سورۃ الحجر کی پہلی حدیث)

رسول اللہ علیہ السلام کے ساتھ جہاد پر جانے والے اصحاب رسول پر طنز اور تبرا والی حدیث

عن جابر قال نهى رسول الله علیه السلام ان يطرق الرجل اهله ليلا يتخونهم او يطلب عثراتهم یعنی منع کی ہے رسول نے رات کو دیر سے گھر والوں کے پاس آنے سے (اس وجہ سے کہ) کوئی انکے ساتھ خیانت نہ کرتا ہو یا انکی پردہ والیوں کی جستجو میں نہ ہو(حوالہ کتاب صحیح مسلم جلد ثانی کتاب الجہاد والسیر باب کراھیۃ الطروق مطبع قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی) اس قسم کی حدیث پر بھی پڑھنے والے خود سوچیں میں اپنی طرف سے کوئی تبصرہ نہیں کررہا۔

امام بخاری اور امام زہری کی جانب سے علم حدیث کے ذریعہ سے جناب خاتم الانبیاء علیہ السلام کو آگ کی پوجا کرنے والا آتش پرست (مجوسی) ثابت کرنے کی کاریگری۔

باب من صلى وقدامه تنور اونارا وشیء مما يعبد فاراد به وجه الله عزوجل۔ وقال الزهري اخبرني انس بن مالك قال قال النبي علیه السلام عرضت علی النار وانا اصلی۔ (حوالہ کتاب بخاری جلد اول کتاب الصلوٰۃ باب نمبر ۲۹۲)

ترجمہ: جس شخص نے نماز پڑھی اس حال میں کہ اسکے سامنے تنور ہو یا آگ یا ایسی کوئی بھی چیز جسکی پوجا کی جاتی ہو پھر ارادہ کرے اس پوجنے سے اللہ عزوجل کی رضامندی حاصل کرنے کا۔ کہا زہری نے کہ خبر دی مجھے انس بن مالک نے کہا اسنے کہ فرمایا نبی علیہ السلامنے کہ پیش کی گئی میرے سامنے آگ ایسی حالت میں جو میں نماز پڑھ رہا تھا۔

جناب قارئین!

امام بخاری نے امام زہری کی گھڑی ہوئی اس حدیث پر جو ترجمۃ الباب لکھا ہے اسمیں سے جو دو معنائیں نکلتی ہیں وہ بڑی ہی غور طلب ہیں ایک یہ کہ لفظ صلوٰۃ کی معنی جو خود قرآن نے بتائی ہے، (نظام قرآن کی) تابعداری کرنا (32-31-75) اسکے بجاء امام بخاری نے قرآن والی معنی کے برعکس یہاں اہل فارس کے مجوسی آتش پرستوں والی نماز قرار دی ہے، جو وہ لوگ آگ کی پوجا کیلئے پڑھتے تھے۔ اس معنی کا ثبوت خود امام بخاری کے الفاظ میں موجود ہے جو لکھا ہے کہ جو شخص نماز پڑھے اور اس

کے سامنے تنور ہو یا آگ ہو تو وہ نماز پڑھنے والا اپنی اس پوجاوالی نماز سے صرف اللہ کی رضا کی نیت کرے تو وہ نماز جائز ہے۔ دوسری معنی جو امام بخاری کی عبارت کے جملہ **اوشیء ممایعبد** سے نکلتی ہے کہ آگ کی پوجا کرے یا کسی بھی ایسی چیز کی پوجا کرے جن کی عبادت کی جاتی ہو (اور ایسی عبادت نامی پوجاؤں سے صرف اللہ کی رضا کی نیت رکھتا ہو۔

محترم قارئین!

آپنے امام زہری کی اس حدیث پر امام بخاری کے ترجمۃ الباب یعنی عنوان پر غور کیا ہو گا کہ وہ آگ تنور مجسموں پتھر اور لکڑیوں کی مورتیوں یا قبروں وغیرہ کو جو مشرک لوگ پوجتے ہیں اور اپنی اس پوجا سے وہ لوگ اصل میں اللہ کا تقرب حاصل کرنے کیلئے ان مورتیوں قبروں یا آگ کو واسطہ بناتے ہیں تو اسے جملہ مشرکوں اور پجاریوں اور انکے عمل کو امام بخاری نے جائز اور روا قرار دیدیا۔ جبکہ قرآن حکیم کا ایسے معاملہ میں جو حکم ہے وہ بھی اسلامیان امت بخوبی جانتے ہیں فَاعْبُدِ اللّٰہَ مُخْلِصًا لَہُ الدِّیْنَ۔ أَلَا لِلّٰہِ الدِّیْنُ الْخَالِصُ وَالَّذِیْنَ اتَّخَذُوا مِنْ دُوْنِہٖ أَوْلِیَاءَ مَا نَعْبُدُھُمْ إِلَّا لِیُقَرِّبُوْنَا إِلَی اللّٰہِ زُلْفٰی(3-2-39) اللہ کا حکم ہے کہ خبردار! خالص اللہ کی عبادت کرو جو عبادت صرف اسی کا حق ہے جو لوگ اللہ کے سوا غیروں کو پوجتے ہیں (اور اسکے جواز کیلئے کہتے ہیں کہ) ہم انکی عبادت صرف اسلئے کرتے ہیں کہ یہ ہمیں اللہ کے قریب پہنچائیں (یعنی یہ وسیلہ ہیں مقصود نہیں) پھر بھی اللہ پاک

نے سرزنش فرمائی کہ الالله دین الخالص، کیوں خالص اور براہ راست اللہ کی عبادت نہیں کرتے۔

جناب قارئین!

امام بخاری کا امام زہری کی اس حدیث پر لکھا ہوا عنوان خلاف قرآن مشرکین مکہ کے موقف کی کھل کر تائید اور تصدیق کر رہا ہے اسلامیان امت غور فرمائیں کہ مجوسی لوگ جناب رسول کے نام سے من گھڑت حدیثیں بنا کر کس طرح امت کے امام کہلواتے ہیں۔

جناب قارئین!

اللہ عزوجل نے امت مسلمہ کو حکم قرآن اقیموا الصلوۃ وآتوا الزکوۃ کے ذریعے قرآن کے دئے ہوئے نظام مملکت کے اتباع کی معنی سے دنیا جہان کا کامیاب حکمران بنادیا تھا لیکن آتش پرست مافیا کی جانب سے دائرہ اسلام میں گھسیڑی ہوئی امای ھیپ ے قران کی ببری [illegible] کی معنی میں تحریف کر کے اس امت مسلمہ کو اپنے جیسا پجاری بنادیا سو جب سے امت والے لوگ صلوٰۃ بمعنی نماز پر کاربند ہوئے تھے ان دنوں سے لیکر دنیا میں اقتدار اعلیٰ سے محروم ہو گئے ہیں۔

ہم تو ڈوبے ہیں صنم۔ تجھ کو بھی لے ڈوبینگے۔

محترم قارئین!

امام بخاری کے اس جملہ سے بت پرستی اور قبر پرستی اور غیر اللہ کی پرستش کے سارے انواع جائز ہو جاتے ہیں۔ میں چیلنج کرتا ہوں کہ کوئی بھی میری اس معنی کو رد کر کے دکھائے۔ پھر بتایا جائے کہ امام بخاری امام زہری ایسی حدیثیں سناتے وقت خود کون اور کیا تھے ؟؟؟!!!!

اصحاب رسول کو ازواج مطہرات پر گالی

(میرے سامنے یہ حدیث نقل کرنے کیلئے کتاب جامع ترمذی موجود ہے اردو ترجمہ کے ساتھ مترجم مولانا بدیع الزمان ہیں جو بھائی ہیں علامہ وحید الزمان کے، اس کتاب کا ناشر ہے اسلامی کتب خانہ، فضل الاہی مارکیٹ چوک اردو بازار، لاہور)

اس باب میں انسؓ اور ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے جابر سے کہ انہوں نے روایت کی نبی علیہ السلام سے اور مروی ہے ابن عباس سے کہ نبی علیہ السلام نے منع فرمایا ان کو اس سے کہ رات کو داخل ہوں اپنی عورتوں پر جب سفر سے آئیں اور فرمایا ابن عباس نے کہ داخل ہوئے دو شخص رات کو اپنے گھر میں حضرت کے منع فرمانے کے بعد سو پایا ہر ایک نے اپنی عورت کے پاس ایک مرد کو، یہ وبال انپر حضرت کی نافرمانی کے سبب سے۔

(حوالہ جامع ترمذی باب نمبر ۱۶۰۳ باب ماجاء فی کراھیۃ طروق الرجل اھلہ لیلا حدیث نمبر ۲۷۱۲) میں اس حدیث پر اپنی طرف سے کوئی تبصرہ نہیں کر رہا۔

جناب اعلیٰ!

ہماری فریاد ہے کہ اسلامی تعلیمات کا ماخذ اور اصل واحد صرف کتاب قرآن حکیم بلا شرکت غیرے کو تسلیم کیا جائے۔ ساتھ ساتھ جو صدیوں سے اسلام دشمن مافیائی تحریکوں نے بجائے اکیلے قرآن کے اور بھی مزید تین عدد اصول علم روایات، قیاس اور اجماع کو بھی شریک بالقرآن کا ارتکاب کرتے ہوئے نتھی کیا ہوا ہے ان تینوں

کے پڑھنے پڑھانے پر بندش عائد کی جائے۔ قرآن حکیم کے اس دلیل سے اتَّبِعُواْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ وَلاَ تَتَّبِعُواْ مِن دُونِهِ أَوْلِيَاء قَلِيلاً مَّا تَذَكَّرُونَ (3-7)
ترجمہ: تابعداری کرو اس علم کی جو تمہاری طرف نازل کیا گیا ہے اور نہ پیروی کرو اس کے سوا کسی کی بھی اسے دوست قرار دیتے ہوئے۔ تھوڑے لوگ ہیں تم میں سے جو نصیحت حاصل کریں گے۔

قرآن حکیم میں علم حدیث کے ذریعے معنوی تحریف

عالی جناب!

علم روایات اور اس سے ماخوذ تاریخ اور مستنبط کردہ امامی علوم نے قرآن حکیم کے جملہ انقلابی واصلاحی اصطلاحات کی معانی کو مسخ کیا ہوا ہے، جیسے کہ حکم قرآن وَأَن لَّيْسَ لِلْإِنسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ (39-53) یعنی جو محنت کرے اتنا ہی پائے۔ اور زندگی کی جملہ چیزیں وَقَدَّرَ فِيهَا أَقْوَاتَهَا فِي أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ سَوَاءً لِّلسَّائِلِينَ (41-10) یعنی سب چیزیں سب لوگوں میں برابری کے اصولوں پر تقسیم کرنی ہونگی، کمسن بچوں کے نکاحوں پر بندش عائد کرنے کیلئے نکاح کی عمر قرآن حکیم نے ذہنی رشد (6-4) اور جسمانی طور پر پکی جوانی (40-67) (6-152) (46-15) کو پہنچنا لازم قرار دیا ہوا ہے۔ جبکہ علم روایات نے قرآن کے ایسے انقلابی احکامات کو توڑنے کیلئے اور تو اور خود جناب رسول کی شادی خلاف حکم قرآن گڑیوں سے کھیلنے والی چھ سال کی کمسن بچی سے کرائی ہے ایسے وقت میں جو رسول علیہ السلام کی اپنی عمر اسوقت پچاس سال سے اوپر بنتی ہے۔

جناب حکمران مملکت!

آج جب کمسن بچیوں سے بڑی عمر والے مردوں خواہ چھوٹی عمر والے نابالغ لڑکوں کی شادیاں کرنے پر حکومت پاکستان ایسی شادیاں کرانے والوں کو اور نکاح پڑھانے والے ملاؤں کو اور جرگوں میں ایسے فیصلے کرنے والے سماجی وڈیروں کو گرفتار کر رہی ہے تو پھر اس قسم کے خلاف قرآن علوم یعنی حدیثوں اور فقہوں کے پڑھنے پڑھانے والوں کو گرفتار کیوں نہیں کیا جاتا؟ اور انکے علوم والی خلاف قرآن کتابوں کی اشاعت پر بندش کیوں نہیں عائد کی جاتی؟ حکومت کی ایسی ڈبل پالیسی پر تو چھوٹی عمروں میں شادیاں کرنے کرانے والے لوگ اپنی گرفتاریوں کے خلاف خود سرکار کی اس ڈپلومیسی کو عدالتوں میں اپیلیں کر کے اپنے بچاؤ کی ڈھال بنالینگے۔

جناب حکمران مملکت!

یہ علم روایات ایجاد کرنے پر خود کو امام کہلانے والے لوگ اسلام کے دشمن ہیں، انکی نظریاتی برادری والی گینگ نے اصلی تاریخی حقائق کو ہلاکو کے حملہ کے ایام میں دریاء دجلہ میں دریاء برد کر دیا نیز جلا کر بھی صفحہ ہستی سے گم کر دیا، پھر جناب رسول علیہ السلام کے پہلے خلیفہ کا نام بقول انکے عبداللہ تھا، بجاء اسکے اسکی کنیت ابو بکر تجویز کر کے مشہور کی گئی جسکی معنی ہے کنواری لڑکی کا باپ یہ تلمیح ہے تبرا کے مفہوم کی اسی خلیفہ اول کا کنیت والا دوسرا نام ابن ابو قحافہ رکھا گیا جس کی معنی ہے گندگی کے ڈھیر والے کا بیٹا۔ دوسرے خلیفہ کے اصل نام عمر کے ساتھ فاروق کا لقب جوڑ دیا جسکی ایک معنی بنتی ہے ڈرپوک اور بزدل۔ تیسرے خلیفہ کا اصل نام گم کر کے اسکا نام عثمان قرار دے دیا جسکی معنی ہے سانپ کا بچہ، اور جسے چوتھا خلیفہ

قرار دیا اسکا نام اللہ کے صفاتی ناموں میں سے نام رکھا علی، جسکی معنی ہے بلند و بالا یعنی اللہ کا ہم نام۔ اور جسے ان کی تاریخ نے پانچواں خلیفہ قرار دیا ہوا ہے اسکا بھی اصل نام دریاء دجلہ کے ذخیروں میں ڈبو دیا گیا اور جو اسکا نام انکی روایات اور تاریخ بنانے والوں نے تجویز کیا ہوا ہے وہ بھی تبرائی ذہنیت کی تسکین کے لئے "معاویہ" قرار دیا، جسکی معنی ہے کتے کی بھونک، لومڑ کی آواز، گیدڑ کی آواز وغیرہ۔ خدیجہ کی معنی ہے اونٹنی کا گرا ہوا وہ بچہ جو کچا ہو اور قبل از مقررہ وقت کے گر پڑا ہو۔ عباس یہ مبالغہ ہے لفظ عبس کا جسکی معنی ہے اونٹ کی لید اور پیشاب جب اسکے دم کو چمٹ کر سوکھ جائے۔

جناب والا!

قرآن حکیم کا جو فرمان ہے کہ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ (11-49) یعنی ایمان لے آنے کے بعد بھی برے ناموں کو جاری رکھنا یہ بہت ہی برا کام ہے۔ سو اگر بالفرض لوگوں کے نام قبل اسلام زمانہ جاہلیت میں برے رکھے بھی گئے ہونگے تو یقین سے جناب رسول علیہ السلام نے اس حکم قرآن پر عمل کرتے ہوئے ان برے ناموں کی جگہ اچھی معنائوں والے نام رکھے ہونگے تاکہ قرآن کے عتاب وَمَن لَّمْ يَتُبْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ (11-49) سے بچا جا سکے پھر کوئی بتا سکتا ہے کہ بعد وفات رسول یہ بری معنائوں والے نام کب اور کیسے اور کن لوگوں نے علم الاحادیث میں فٹ کر دئے؟؟

عالی جناب!

اللہ نے قرآن میں جو زمین میں ودیعت کئے ہوئے روزگار کو لوگوں میں برابری کی بُنیادوں پر تقسیم کرنے کا حکم دے رکھا ہے کہ وَقَدَّرَ فِيهَا أَقْوَاتَهَا فِي أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ سَوَاءً لِّلسَّائِلِينَ (41-10) تو روایات کا علم گھڑنے والوں نے جناب رسول علیہ السلام پر حکم قرآن کی انحرافی کا الزام لگایا ہے کہ آپ نے اپنے صحابی زبیر کو جو جاگیر عطا کی تو اس کیلئے حدیث کے الفاظ ہیں کہ عن ابن عمران النبی صلی اللہ علیہ وسلم اقطع الزبیر حضر فرسه بارض يقال لها ثرير فاجری الفرس حتی قام ثم رمی سوطه فقال اعطوه حيث بلغ السوط "فتح الربانی مسند احمد جلد ۱۵ صفحہ ۱۳۵" یعنی ابن عمر روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول علیہ السلام نے جاگیر کے طور پر زمین عطا کی زبیر کو علاقہ ثریر کی، جتنے تک اسکا گھوڑا چل سکے، پھر زبیر نے چلایا گھوڑے کو اتنے تک جو وہ چلتے چلتے کھڑا ہو گیا، پھر زبیر نے وہاں سے آگے کی طرف اپنا چابک پھینکا، پھر رسول اللہ نے حکم دیا کہ اسے اتنے تک زمیں دی جائے جتنے تک اسکا چابک پہنچا ہے۔

جناب حکمران مملکت!

عالمی سرمایہ داروں نے قرآن حکیم کے فلفسہ معاشیات وَأَن لَّيْسَ لِلْإِنسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ (53-39) جو جتنا کمائے اتنا ہی پائے، اور حکم قرآن کہ وَاللَّهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ فَمَا الَّذِينَ فُضِّلُوا بِرَادِّي رِزْقِهِمْ عَلَىٰ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَهُمْ

فِيهِ سَوَاءٌ أَفَبِنِعْمَةِ اللَّهِ يَجْحَدُونَ (16-71) خلاصہ، اللہ نے کچھ لوگوں کو کچھ پر روزگار کمانے کے ہنر میں زیادہ فضیلت دی ہے، لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُم بَعْضًا سُخْرِيًّا (43-32) اس لئے کہ ذہن کا ہوشیار آدمی جسمانی طور پر مضبوط لیکن ذہنی طور پر کم ہوشیار آدمی سے کام لے سکے جس سے دنیا کا کاروبار چل سکے۔ پھر جو لوگ اپنی ذہنی فضیلت سے کم ذہن والوں سے زیادہ کما لیتے ہیں انہیں اپنا زیادہ کمایا ہوا مال کم کمائی والے ماتحتوں کو ملوٹا کر دینا ہے اسلئے کہ وہ ضروریات زندگی کے معاملہ میں انکے برابر ہیں۔ حکومت پاکستان کے متعلق یہ جانتے ہوئے کہ یہ ملک عالمی سرمایہ داروں کے قرضوں تلے دبا ہوا ہے اسکے باوجود آپ سے یہ درخواست اس بنا پر کر رہے ہیں کہ شاید آپ حکمرانوں کا ذہن و ضمیر قرآن حکیم کے انسان دوست قوانین سے وفا کرے۔

جناب والا!

پرانے سامراج کی عالمی سرمایہ دار شاہی اور جاگیر دار شاہی نے شروع اسلام سے لیکر اپنے لے پالک دانشوروں کو امامت کے القاب دیکر ان سے اس قسم کی حدیثیں اور فقہیں قرآنی تعلیم کے رد میں تیار کروا کر امت والوں کو دینیات کے نصاب تعلیم کے طور پر پڑھنے پڑھانے کیلئے دی ہوئی ہیں، اسلئے ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ اسلامیات اور دینیات کی تعلیم کیلئے ان قرآن دشمن امامی علوم کو نصاب تعلیم سے خارج کیا جائے۔ سرکاری تعلیمی اداروں خواہ پرائیویٹ طور پر دین کے نام سے چلنے والے مدارس عربیہ کے منتظمین کو پابند کیا جائے کہ وہ اپنے نصاب تعلیم سے امامی علوم کو خارج کر کے صرف قرآن حکیم سے دین سمجھائیں اور سکھائیں۔ اور فقہی جزئیات کے استخراج کیلئے قرآن کو واحد اصل اور ماخذ تسلیم کریں۔ ان اماموں کی

اسلام دشمنی کی ان گنت مثالیں دی جاسکتی ہیں بلکہ ہم اپنی متعدد کتابوں میں ایسی مثالیں لکھ بھی چکے ہیں۔ یہاں اپنی فریاد کے اختتام پر میں ان حدیث [illegible] کی اسلام دشمنی کا صرف ایک مثال عرض کئے دیتاہوں۔ امام بخاری [illegible] ایک شادی خلاف قرآن گڑیوں سے کھیلنے والی چھ سال کی بچی سے [illegible] اور [illegible] بچی کے نام پر ایک حدیث بھی بنائی ہے کہ وفات رسول کے بعد ایک شخص عائشہ کے بھائی کو لیکر اسکے گھر میں داخل ہوا اور مطالبہ کیا کہ وہ اسے رسول کے غسل کرنے کا طریقہ سکھائیں تو عائشہ نے وہیں کے وہیں پانی منگوا کر رسول کے غسل کی طرح خود غسل کرکے دکھایا حدیث میں درمیاں میں حجاب کا بھی ذکر کیا گیا ہے ساتھ ساتھ سیکھنے کیلئے آئے ہوئے آدمی کا یہ قول بھی ہے کہ عائشہ نے اپنے سر پر پانی بہایا یعنی حجاب کے باوجود اسنے سر پر پانی ڈالنے کو دیکھا (بخاری حصہ اول کتاب الغسل باب الغسل بالصاع و نحوہ حدیث نمبر ۲۴۶ کتاب الغسل کی چوتھی حدیث) پڑھنے والے اس گستاخانہ حدیث پر خود سوچیں کہ یہ حدیثوں والا علم، دین سکھارہا ہے یا جناب رسول اور اس کی اہلیہ پر تبرا کررہاہے۔ جبکہ قرآن حکیم نے جو شادی کے لئے عمر کی حد بتائی ہے ایک ذہنی رشد کو پہنچنا (4-6) دوسرا اکی جوانی اور جسمانی پختگی کی عمر کو پہنچنا جس کے لئے قرآن نے چالیس سال توگنوائے ہیں (15-46) جس میں اسی کے صاحب اولاد ہوجانے کا بھی ذکر کیا ہے۔ تو یہ شادی کی عمر کوئی تیس سال کے لگ بھگ ہوئی۔ قرآن کی اس رہنمائی سے ثابت ہوتا ہے کہ عائشہ نامی لڑکی کے ساتھ نبی کی شادی خلاف قرآن ایک من گھڑت افسانوی کہانی ہے۔ یعنی عائشہ نامی خلیفۃ الرسول کی بیٹی کا کوئی وجود ہی نہیں ہے اگر ہم یا کوئی بھی عائشہ کے وجود کو حدیثی تفاصیل کے مطابق تسلیم کریں گے تو جناب علی رضی اللہ عنہ پر اپنی ماں کے ساتھ جنگ کرنے کا الزام آجائے گا جس جنگ کو قرآن حکیم کی آیت (29-48) تسلیم ہی نہیں کرتی اس لئے قرآنی علم حدیث سچاہے اور اس کے

تمام علم روایات، علم قرآن سے جان چھڑانے کے لئے بطور مداہنت ایجاد کیا ہوا ہے (56-81-82) امام یعقوب کلینی کی کتاب اصول کافی کے مطابق فاطمہ کا نکاح علی کے ساتھ اسکی نوسال کی عمر میں ہوا ہے اسے تسلیم کرانے کے لئے جناب رسول کی شادی عائشہ نامی فرضی اور افسانوی طور پر ایجاد کردہ لڑکی سے کرایا گیا ہے جس کے نام تجویز کرنے میں بھی گالی اور تبرا کی تلمیح ہے کیونکہ لغت کی کتاب المنجد نے عائشہ کا مبالغہ والا صیغہ "عیاش" کو قرار دیا ہے۔ کوئی بتائے کہ عیاش کی معنی کون نہیں جانتا!؟ خلاصہ فریاد کہ ان قرآن دشمن امامی علوم پر پابندی عائد کی جائے ازروء حکم قرآن کہ اتَّبِعُواْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ وَلاَ تَتَّبِعُواْ مِن دُونِهِ أَوْلِيَاء قَلِيلاً مَّا تَذَكَّرُونَ (3-7)۔

اللہ عزوجل کی جانب سے قوانین دین کیلئے جناب رسول علیہ السلام پر بجاء قرآن

کے اپنی طرف سے حدیثیں بتانے پر بندش۔

جب سارے امامی علوم جناب رسول علیہ السلام کے اسم گرامی کی طرف منسوب کردہ گھڑی ہوئی احادیث سے اخذ کئے گئے ہیں اور صورتحال یہ ہے کہ اللہ نے جناب رسول علیہ السلام کو قرآن کے مقابلہ میں اپنی طرف سے دینی قوانین کی خاطر حدیثیں بتانے پر بندش عائد کی ہوئی تھی۔ تو یقیناً اللہ کے رسول علیہ السلام نے حکم قرآن کی اطاعت کرتے ہوئے کوئی بھی حدیث اپنی طرف سے قرآن حکیم کی اللہ نزل احسن الحدیث کتابا یعنی قرآنی احادیث کے مقابلہ میں اپنی کوئی بھی حدیث نہ جاری کرائی ہے نہ ڈکٹیٹ کرائی ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ موجودہ مروج علم حدیث کی اسناد بناوٹی اور جھوٹی ہیں۔ جناب رسول علیہ السلام کو احادیث بتانے کی بندش کا حکم خداوندی قارئین کی اطلاع کی خاطر پیش خدمت ہے۔ فَتَعَالَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْآنِ مِن قَبْلِ أَن يُقْضَىٰ إِلَيْكَ وَحْيُهُ وَقُل رَّبِّ زِدْنِي عِلْمًا (2-114) یعنی بلند و بالا ہے اللہ جس کو حق کی بادشاہی حاصل ہے (ای نبی) قرآن کے مقابلہ میں (اپنی طرف سے حدیثیں بتانے میں) جلدی نہ کر اس سے پہلے کہ سوال کردہ امور کے معاملہ میں آپ کی طرف قرآن کی وحی مکمل نہ ہوئی ہو۔ ایسی صورتحال میں (بجاء اپنی طرف سے حدیثیں بتانے کے اللہ سے دعا مانگ کہ) اے میرے رب بڑھا میرے لئے علم کو۔

(سرورق کا صفحہ ۲ کا بقایا)

آلِ علیؑ کو آلِ رسولؐ کی حیثیت سے قبول کرلیا۔ اب پنجتن تمام مسلمانوں کے مشترکہ عقیدے کا حصہ ہے۔ ہمارے شعراء و ادباء نے قرآن کے بالمقابل بہت سے قرآن بنا کر رکھ دیے۔ راحت القلوب سے لے کر حکمتِ اشراق، فصوص الحکم، کشف المحجوب، عوارف المعارف، احیاء العلوم، اور ام الکتاب تک اور سب سے بڑھ کر مثنوی معنوی جسے قرآن بزبان پہلوی کے لقب سے شہرت حاصل ہے، ہم نے ایسی کتابوں اور اوراد و وظائف کے مجموعوں کے انبار لگادیے جس نے بالآخر دین کے ایک متبادل قالب کا ہیولا تیار کرڈالا۔

عزیز دوستو! ہم نے خدا کے بالمقابل رسول کو تقدس کے اعلیٰ مقام پر پہنچایا، یہاں تک کہ مسجد کے محرابوں پر اللہ اور محمدؐ کے نام ایک دوسرے کے مقابل کندہ ہونے لگے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ہم نے اس امت کو درود جیسا تحفہ عطاء کیا اور اسے رسول سے استعانت طلبی اور دعاؤں کے مستجاب ہونے کا نسخہ بتایا۔ اس مقصد کے لیے ہمیں رسول کو ان کی قبر میں زندہ کرنا پڑا۔ ہمارے پروپیگنڈے کا کمال دیکھئے کہ آج جمہور مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد اس بات کی قائل ہے کہ نبی اور ولی اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں جن سے ہم روحانیوں کو ایک خاص تعلق خاطر ہے۔ ہم نے رسول اللہ کی حیاتِ قبری کے حوالے سے ملاقاتوں اور حدیثوں پر شہادت قائم کی۔ اور اس طرح حدیثِ رسول کی وصولیابی کا سلسلہ جاری رکھا۔ رسول اللہ سے راست فیض کا جاری سلسلہ ہمارا وہ طرۂ امتیاز ہے جس کے آگے علمائے ظاہر کے قیل وقال پھیکے پڑ جاتے ہیں۔ ہمارے ہاتھوں میں یہ ایک ایسا ہتھیار ہے کہ ہم جب چاہیں اس کی مدد سے ایک نئی شریعت ایجاد کرسکتے ہیں، تعبیر کی ایک نئی دنیا سجا سکتے ہیں۔

ہم نے خود کو اولیاء اللہ کی فہرست میں شامل کیا اور اپنے اکابرین کی قبروں کو فیوض و برکات کے کارخانے قرار دے کر انہیں فتوحات و نذرانے کا ذریعہ بنادیا۔ دیکھتے دیکھتے قرآن کی اکتشافی تحریک قبوں اور قبرستانوں کی تہذیب بن گئی۔ دنیا کی کسی بھی تنظیم کے پاس اتنے بڑے پیمانے پر ایسے کارگر تنظیمی دفاتر نہیں ہیں جن پر معاشی طور پر بھی خود کفالت بلکہ مرفہ الحالی کا دور دورہ ہو۔ بلکہ میں تو یہ کہتا ہوں کہ مجموعی آمدنی اور Assets کی شکل میں جو کچھ ہم درویشوں کے پاس ہے اس کا مقابلہ دنیا کی امیر ترین حکومتیں، نامی گرامی سرمایہ دار اور Billionire club کے اراکین بھی نہیں کرسکتے۔

عزیز دوستو! ہماری کارگزاریوں کے اثرات مغرب کی غالب تہذیب نے بھی قبول کیے ہیں۔ گذشتہ چند دہائیوں میں غیر عقلی رویے اور توہم پرستی کا جو بول بالا مغرب میں ہوا ہے اس سے آپ ناواقف نہیں۔ صوفی سینٹرز، قبالہ مراکز، یوگا عاملین اور فال نکالنے والوں کو جو قبولیت عامہ ملی ہے اس میں ہمارے لیے امکانات کی ایک نئی دنیا پیدا ہوئی ہے۔ ہمیں ان امکانات سے حتی المقدور فائدہ اٹھانا ہے۔ آنے والے ایام پر ہنگام اور پرخطر ہوں گے لیکن ہمیں اِن ہی خطرات میں اپنے کام کا میدان تلاش کرنا ہے۔ آج کی اس گفتگو میں صرف دو باتیں آپ کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں۔ اولاً یہ کہ آنے والے دنوں میں مشرق سے کہیں زیادہ مغرب میں ہماری کامیابی کے امکانات ہیں۔ ایک ایسے لمحۂ تاریخ میں جب معاشی اور سیاسی پنڈت مشرق کے عروج کی پیشن گوئی کررہے ہیں، ہماری توجہ مشرق سے کہیں زیادہ مغرب پر ہونی چاہیے۔ ایسا اس لیے کہ ہر زوال پذیر معاشرے میں نفوذ اور کامیابی

(بقایا سرورق کے آخری صفحے پر)

(بقایا سرورق کے صفحہ ۳ سے)

کے امکانات بدرجہا بڑھ جاتے ہیں۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ہم مشرق سے پہلو تہی کریں گے۔ مشرق ہمارا روایتی قلعہ ہے اسے تو ہر حال میں مستحکم رکھنا ہے۔

مغرب کی فتح کے لیے اور خود مشرقیوں میں اپنی گرفت مضبوط تر کرنے کے لیے پچھلے دنوں بین المذاہب ڈائیلاگ کی جو اسکیم تشکیل دی گئی تھی اس کے خاطر خواہ نتائج سامنے آرہے ہیں۔ آنے والے دنوں میں ویدانتی، سامی، مانوی، عیسائی اور یہودی رہبانیت کا ملغوبہ روحانیت کا ایک نیا مقبول عام ایڈیشن تشکیل دے سکتا ہے۔ یہ بات آپ سے مخفی نہیں کہ ہم اہل تصوف، روحانیت کا مذہب سے ماوراء تصور رکھتے ہیں جب ہی ہمارے اکابرین کی قبریں مرجع خلائق بنی ہیں۔ ہاں، البتہ یہ نکتہ نگاہوں سے اوجھل نہ ہو کہ ہم بین الادیان مکالمے کے تو پرجوش حامی ہیں لیکن خود مسلمانوں کے اندر کسی بین المسلکی مکالمے کی حمایت نہیں کر سکتے کہ Inter-faith ہمارے دائرے کو مزید وسعت دینے کا امکان رکھتا ہے، جبکہ اس کے برعکس کوئی Intra-faith مکالمہ ہمارے لئے سمِ قاتل ہے۔ ایسی کوئی کوشش ہمیں ہمارے اندرون سے منہدم کردے گی۔

جلسے میں بعض احباب نے تبلیغی نقشبندی سلسلہ پر اعتراض وارد کیے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ بیعت کی ہیکل تنظیمی کے بغیر ہم انھیں پوری طرح اپنا نہیں سمجھ سکتے۔ اس بارے میں میری ذاتی رائے یہ ہے کہ کوئی شخص مرید صرف بیعت کے سبب نہیں ہوتا بلکہ مرید ہونا تو ایک ذہنی سطح کا نام ہے، اگر کسی تنظیم سے وابستگان ذہنی طور پر اس کیفیت کے حامل ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ انھیں محض ضابطے کی کاروائی کا بہانہ بنا کر مسترد کردیا جائے۔ بلکہ ہمارا کام تو دوسری تنظیموں کو بھی شیخ پرستی کی اسی سطح پر لانا ہے، انھیں اس بات کا یقین دلانا ہے کہ علم وحکمت کی فراوانی ان کے اکابرین اور بانیوں پر ختم ہوئیں۔ مشائخ پرستی جہاں بھی ہو، جس شکل میں بھی ہو، ہمارے کام کی ہے۔ اور ہاں آخر میں بڑے قلق کے ساتھ ایک بات اور عرض کرنا چاہتا ہوں۔ گذشتہ سال بھی میں نے آپ حضرات کی توجہ اس طرف دلائی تھی کہ انٹرنیٹ کا استعمال جہاں ہمارے لیے نوعمروں میں پہنچنے کا ایک ذریعہ ہے وہیں بڑا صبر آزما امتحان بھی۔ ایسی سائٹس کی تعداد روز بروز بڑھتی جارہی ہے جہاں ارادت میں داخلے اور فیوض وبرکات کے حصول کے لیے رقوم کی طلبی کی بھوک بڑھتی جاتی ہے۔ یہ چیزیں اہل صفا کے بارے میں کچھ اچھا تاثر قائم نہیں کرتیں۔ کاش ہم فتوح و نیاز کے روایتی سلسلے کو روایتی انداز سے ہی جاری رکھتے۔ سُتم پوخ کا یہ اجلاس تمام تر طرق تصوف کے بانیوں کو نذرانہ عقیدت پیش کرتا ہے اور اس عزم کا اظہار کرتا ہے کہ وہ اہل بیت اطہار کا علم ہمیشہ بلند رکھے گا۔

قطب الاقطاب نے اپنی گفتگو کے بعد فضا میں ہاتھ لہرا کر یاعلیؑ کا نعرہ بلند کیا جس کے جواب میں پوری مجلس یاعلیؑ یاعلیؑ کے پرجوش نعروں سے گونج اٹھی۔